تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ — إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ

چندہ پیشگی

اخبار

ہفتہ میں دو بار

الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر :- غلام نبی — اسسٹنٹ :- مہر محمد خان

نمبر ۷۰ | مورخہ ۷ مارچ ۱۹۲۴ء | یوم جمعہ | مطابق ۳۰ رجب ۱۳۴۲ ہجری | جلد ۱۱

المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۳ مارچ کی شام کو دارالامان تشریف لے آئے۔ احباب کی ایک کثیر تعداد قصبہ سے قریباً میں ڈیڑھ میل تک استقبال کے لئے پہنچی ہوئی تھی۔ حضرت اُم المومنین بھی تشریف لے آئی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب جالندھر چھاؤنی سے ٹریننگ کا عرصہ ختم ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد کے ماتحت کاٹھ گڑھ مدرسہ احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے تھے ابھی واپس نہیں آئے۔

سید محمود عالم صاحب مہاجر کلرک دفتر محاسب کی اہلیہ صاحبہ جو ایک عرصہ سے بیمار تھیں۔ ۳ فروری کو فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

فرخ آباد میں احمدی مبلغوں پر تازہ ظلم

یہ ستم رانیاں کب تک؟

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ فرخ آباد میں احمدی مبلغین پر مولویوں کے اشتعال سے دن بدن زیادہ ظلم وستم کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ حال میں حسب ذیل واقعہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

"۲۵ فروری ۱۹۲۴ء کی رات کو تقریباً ۹ بجے چھ سات آدمیوں نے ہمارے مکان پر حملہ کیا۔ ایک شخص نے "اسلم صاحب" کہہ کر آواز دی۔ عبدالسلام صاحب مبلغ نیچے اُترے تو کہا ہم قادیانی ہونا چاہتے ہیں عبدالسلام صاحب نے کہا۔ صبح آنا۔ افسر اس وقت موجود نہیں ہیں اس پر ایک شخص نے پاؤں سے جوتا نکال کر عبدالسلام کے مُنہ پر زور سے مارا۔ اور کہا کہ ہم تم کو بناتے ہیں "قادیانی"۔ اتنے میں بابو محمد اسمٰعیل صاحب نیچے اُترے۔ اور چھڑانا چاہا۔ مگر ایک لاٹھی ان کے بھی ماری گئی۔ جو بابو صاحب کے ہاتھ پر لگی۔ اور زخم ہو گیا۔ ایک لاٹھی عبدالسلام کی ران پر ماری اور بھاگ گئے۔ پولیس میں رپورٹ دی گئی ہے۔ کلکٹر صاحب چونکہ دورہ پر تھے۔ اسواسطے تار دیا گیا۔ شہر میں سخت اشتعال ہو رہا ہے۔ چاروں طرف سے گالیاں دی جا رہی ہیں۔ سنا ہے۔ کہ مولوی آل نبی نے خفیہ کمیٹی سے ریزولیوشن پاس کرایا ہے کہ چالیس دن تک قادیانیوں کو فرخ آباد سے نکلوا دیا جاوے۔ خواہ کچھ ہو"

محمد شفیع اسلم۔ از فرخ آباد

یہ تو ظاہر ہے کہ فرخ آباد میں احمدی مبلغین کی تعداد تین چار سے زیادہ نہیں۔ جو ارد گرد کے دیہات

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ۱/

اخبار الفضل

ہفتہ میں دو بار

دار الامان قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۷	مورخہ ۷ مارچ ۱۹۲۴ء	یوم جمعہ	مطابق ۳۰ رجب ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۳ مارچ کی شام کو دار الامان تشریف لے آئے۔ احباب کی ایک کثیر تعداد قصبہ سے قریباً میل ڈیڑھ میل تک استقبال کے لئے پہنچی ہوئی تھی۔ حضرت ام المومنین بھی تشریف لے آئی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب جالندھر چھاؤنی سے ٹریننگ کا عرصہ ختم ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد کے ماتحت کاٹھ گڑھ مدرسہ احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے تھے ابھی واپس نہیں آئے۔

میاں محمود عالم صاحب مہاجر کلرک دفتر محاسب کی اہلیہ صاحبہ جو ایک عرصہ سے بیمار تھیں ۲۰ فروری کو وفات ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فرخ آباد میں احمدی مبلغوں پر تازہ ظلم

یہ ستم رانیاں کب تک؟

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ فرخ آباد میں احمدی مبلغین پر مولویوں کے اشتعال سے دن بدن زیادہ ظلم و ستم کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ حال میں حسب ذیل واقعہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

۲۵ فروری ۱۹۲۴ء کی رات کو تقریباً ۱۲ بجے چھ سات آدمیوں نے ہمارے مکان پر حملہ کیا۔ ایک شخص نے "اسلم صاحب" کہہ کر آواز دی۔ عبد السلام صاحب مبلغ نیچے اترے تو کہا ہم قادیانی ہونا چاہتے ہیں عبد السلام صاحب نے کہا۔ صبح آنا۔ افسر اسوقت موجود نہیں۔ اسپر ایک شخص نے پاؤں سے جوتا نکالکر عبد السلام کے منہ پر زور سے مارا۔ اور کہا کہ تم ہم کو بناتے ہیں قادیانی"۔ اتنے میں بابو محمد اسمٰعیل صاحب پیچھے اترے۔ اور چھڑانا چاہا۔ مگر ایک لاٹھی ان کے بھی ماری گئی۔ جو بابو صاحب کے ہاتھ پر لگی۔ اور زخم ہو گیا۔ ایک لاٹھی عبد السلام کی ران پر ماری اور بھاگ گئے۔ پولیس میں رپورٹ دی گئی ہے۔ کلکٹر صاحب چونکہ دورہ پر تھے۔ اسواسطے تار دیا گیا۔ شہر میں سخت اشتعال ہو رہا ہے۔ چاروں طرف سے گالیاں دی جا رہی ہیں۔ سنا ہے۔ کہ مولوی آل نبی نے خفیہ کمیٹی سے ریزولیوشن پاس کرایا ہے کہ چالیس دن تک قادیانیوں کو فرخ آباد سے نکال دیا جاوے۔ خواہ کچھ ہو"

محمد شفیع اسلم۔ از فرخ آباد

یہ تو ظاہر ہے کہ فرخ آباد میں احمدی مبلغین کی تعداد تین چار سے زیادہ نہیں۔ جو ارد گرد کے دیہات

میں آریوں کے بد اثر کو زائل کرنے کے لئے ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان غریب الوطن اور بے یار و مددگار مجاہدین کی نسبت جنہیں مخالفین کی شرارتوں سے رہائش کے لئے کرایہ دیکر معمولی سے معمولی جھونپڑی کا ملنا بھی دشوار ہو رہا ہے۔ جنہیں خورد و نوش کی اشیاء قیمتاً حاصل کرنے میں بھی روکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں جنہیں راہ چلتے گندی سے گندی گالیاں دی جاتیں اور مارا پیٹا جاتا ہے۔ کسی کے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ ان کی طرف سے کوئی اشتعال انگیز حرکت سرزد ہوئی ہے۔ لیکن باوجود اس کے ان پر دن بدن زیست تنگ کی جا رہی ہے۔ اور ان پر زور آزمائیاں ہو رہی ہیں جن کا صاف مطلب یہ ہے کہ مخالف مولوی اپنے چیلوں کے ذریعہ زبردستی اور قوت بازو سے مجاہدین دین پر غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جو نہایت ہی شرمناک حرکت ہے۔ ان لوگوں کو یاد رہے کہ احمدی مبلغ کسی ذاتی غرض اور نفسانی خواہش کے لئے خدا کے راستہ میں نہیں نکلے۔ بلکہ خدا کی رضا کے لئے اپنے گھر بار کو چھوڑ کر قریہ بقریہ پھر رہے ہیں۔ اور خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ دشمنان حق کی طرف سے انہیں جس قدر تکالیف پہنچینگی۔ اسی قدر وہ زیادہ اجر کے مستحق ہونگے۔ جن لوگوں کا یہ نقطہ نگاہ ہو۔ ان کو کوئی بڑی سے بڑی تکلیف قطعاً خوف زدہ اور ہراساں نہیں کر سکتی۔ بلکہ ایسے حالات میں ان کا قدم پہلے سے آگے ہوگا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے مبلغین کو صبر اور استقلال کی توفیق بخشے۔ اور اپنے راستہ میں مصائب اُٹھانے کی پہلے سے زیادہ قوت عنایت فرمائے۔

عازمان امریکہ کو اطلاع

مکرمی مولوی محمد دین صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان سے امریکہ جانیوالوں کے متعلق قانون داخلہ ملک میں کچھ مزید سختیاں ہو گئی ہیں۔ اسواسطے جو اصحاب امریکہ جانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ پہلے اس کے متعلق امریکن کانسل کراچی یا بمبئی سے خط و کتابت کر کے تمام حالات دریافت کر لیں۔ تاکہ بعد میں انہیں کوئی دقت پیش نہ آوے۔ — محمد صادق عفا اللہ عنہ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

مُسلمانانِ ہند کو پیغام

سالِ نو مبارک

(از مولوی عبد الرحیم صاحب نیر مبلغ اسلام لنڈن)

برادران! ۱۹۲۳ء نے آپکو بہت سی سیاسی غلطیوں سے متنبہ کیا ہے۔ ہجرت کی نامبارک تحریک سے آپ سبق سیکھیں۔ ترک موالات کی غیر اسلامی ناکام کوشش کے نتائج پر غور کریں۔ ترکوں، مصریوں البانیوں، عربوں کی دور اندیشانہ سیاسی روش کو اپنے زیر نظر رکھ کر گھر کی فکر کریں۔ مگر آپکو اس ترکی خلافت کی فکر ہے جسے غیر ہندوستانی مسلمانوں نے پرانے کپڑے کی طرح اتار پھینکا ہے۔

مَیں ایک صاحب تجربہ آدمی ہوں۔ مَیں نے غیر سلطنتوں کے ماتحت مُسلمانوں سے ملاقات کی ہے۔ میں نے مسلمانوں کے غیر انگریز حکام اور انکی قوانین کا مطالعہ کیا ہے۔ میں مسلمانوں کی مسلمانوں کے ماتحت حالت سے واقف ہوں۔ اور چونکہ میرا ایمان ہے کہ احمد قادیانی مسیح موعودؑ مہدی معہود کی بعثت کی غرض اوّلاً وہ جو کہ گم ہو گیا ہے اسے تلاش کرنا اور وہ جو خطرہ میں ہے اُسے بچانا ہے۔ اور مقدم محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے باغ کی حفاظت کرنا ہے۔ اس لیئے میرا پیغام محبت کا پیغام اور ایک واقف اور دردمند دل کی صدا ہے۔

(۱) آپ اپنے ملک میں اپنی پوزیشن مضبوط کریں۔ آریہ سماج کے موجودہ لیڈروں سے میں نے طالب علمی کے زمانہ میں سُنا تھا پہلے انگریزوں کو اور پھر مسلمانوں کو بوریا بندھنا باندھکر ہندوستان سے نکلنا پڑیگا۔ اور اب آواز آرہی ہے۔ کہ مُسلمان صحرائے اعظم کا رخ کریں۔ اس خطرہ کا صلح کے صحیح سپرٹ میں انسداد کریں۔

(۲) انگلستان میں پبلک آپ کی حیثیت سے بہت کم واقف ہے ہر جگہ ہندوستان سے مراد ہندو تہذیب، ہندو تمدن، ہندو مذہب ہے۔ اسلام صرف ترکی خلافت اور ان سیاسی تحریکوں کے ساتھ پیوستہ و وابستہ خیال کیا جاتا ہے۔ جن کا تعلق ملک ہند سے نہیں۔ بلکہ غیر ملکوں سے ہے۔ جو لوگ ایک وقت یہ خیال کرتے تھے کہ انگریز اور مسلمانوں کا ہندوستان کی حفاظت اور امن کے لئے اتحاد ضروری ہے۔ وہ اب مسلمانوں سے مایوس ہو چکے ہیں۔ وہ صرف ہندوؤں سے ڈرتے اور ہندوؤں سے محبت کرتے ہیں اور اپنے خیالات کی غلطی کا اعتراف کرتے ہیں۔

پس ضروری ہے کہ سیاسی واعظین کی بجائے جو خطبہ میں کسی سلطان خلیفہ کا نام لیکر آپ کو تو خوش کر دینگے مگر اسلام کے لئے کانٹے بو رہے ہیں۔ اور دنیا کو بتا رہے ہیں کہ "مُسلمان اور باغی" ہم معنی الفاظ ہیں۔ اسلام کی صحیح اور منتظم جماعت کے ماتحت کام کرنیوالے واعظین سے اسلام کی اصل خدمت کا کام لیں۔ اور اس ملک میں لوگوں کو مسلمانوں کے ہندوستان پر احسانات، مسلمانوں کی ہندوستان میں اہمیت، مسلمانوں کا ہندوستان کی تہذیب پر اثر وغیرہ مضامین سے آگاہ کرائیں۔ (۳) ہندوستانی مسلمان تجارت کے میدان میں بہت پیچھے ہیں۔ مغربی افریقہ، شمالی افریقہ، جنوبی امریکہ سواحل پر ہندوستانی تاجر ہیں۔ مگر مسلمانوں کا نام نہیں۔ میں نے اپنے سفر میں ہر جگہ مغربی افریقہ میں ہندوستانی تاجر دیکھے۔ مگر کسی اسلامی کمپنی کے کاروبار کا نشان نہیں۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ دنیا بھر میں خاصکر برطانوی نو آبادیات کے اندر۔ جہاں جہاں مُسلمانوں کے ملک ہیں۔ ہندوستانی مسلمان تجارتی کوٹھیاں [illegible]

(۴) ہندوستان ترقی کر رہا ہے۔ ملک کا تمدن بدل دیا ہے۔ ہندو لڑکیاں تعلیم میں بڑی سرعت سے آگے جا رہی ہیں اور سیاسیات میں مردوں سے کسی طرح کم جوشیلی نہیں۔ تعلیم نسواں کی طرف بہت توجہ کریں۔

(۵) یورپین اقوام مسیحیت سے عملاً متنفر ہیں مگر ملاحظہ ہو۔ کہ دہریہ بھی مشن میں چندہ دیتا ہے۔ اور تمام مشنری سوسائٹیاں خوب مالدار ہیں مگر وائے برحال مسلمانان کہ اشاعت اسلام کی طرف توجہ نہیں۔ ملک میں سخت ضرورت ہے اور ضرورت ہے، کہ ہندوستان کے اچھوت کہلانے والے بھائیوں کو بھائی بنا لیا جاوے۔ اور غیر ملکوں میں اسلام کا عَلَم نصب کر کے اپنی اہمیت کا ثبوت دیا جائے۔ اور خداوند تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔

یہ پانچ باتیں میرا پیغام سال نو ہیں اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنیوالوں اور قرآن پاک سے محبت رکھنے والوں کو ان کی طرف توجہ دلاتا ہوا سال نو کی مبارکباد عرض کرتا ہوں اور اس فقرہ کے ساتھ کہ خدا نے تمہاری دستگیری کی اور تمہارے ملک سے تمہارے میں سے محمد رسول اللہ کا غلام مسیح ناصری سے برتر اسلام کا نبی مسیح موعود پیدا کر دیا۔ دیکھو سال نو میں خدا کے قائم کردہ نظام کے ماتحت اگر (۱) ہندوؤں سے پیغام صلح پر صلح کریں (۲) خلافت ترکیہ عربیہ کے خواب چھوڑ کر سیاسی خلافت کا خواب ترک کر کے

میں آریوں کے بداثر کو زائل کرنے کے لئے ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان غریب الوطن اور بے یار و مددگار مجاہدین کی نسبت جنہیں مخالفین کی شرارتوں سے رہائش کے لئے کرایہ دیکر معمولی سے معمولی جھونپڑی کا ملنا بھی دشوار ہو رہا ہے۔ جنہیں خورد و نوش کی اشیاء قیمتاً حاصل کرنے میں بھی رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں جنہیں راہ چلتے گندی سے گندی گالیاں دی جاتیں اور مارا پیٹا جاتا ہے۔ کسی کے وہم و خیال میں بھی [illegible] نہیں آ سکتی کہ ان کی طرف سے کوئی [illegible] حرکت [illegible] ہوئی ہے [illegible]۔ اس کے ان پر دن بدن زیست تنگ کی جا رہی ہے۔ اور ان پر زور آزمائیاں ہو رہی ہیں اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مخالف مولوی اپنے چیلوں کے ذریعہ زبردستی اور قوت بازو سے مجاہدین دین پر غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جو نہایت ہی شرمناک حرکت ہے۔ ان لوگوں کو یاد رہے کہ احمدی مبلغ کسی ذاتی غرض اور نفسانی خواہش کے لئے خدا کے راستہ میں نہیں نکلے۔ بلکہ خدا کی رضا کے لئے اپنے گھر بار کو چھوڑ کر قریہ قریہ پھر رہے ہیں۔ اور خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ دشمنان حق کی طرف سے انہیں جس قدر تکالیف پہنچینگی۔ اسی قدر وہ زیادہ اجر کے مستحق ہونگے۔ جن لوگوں کا یہ نقطہ نگاہ ہو۔ ان کو کوئی بڑی سے بڑی تکلیف قطعاً خوف زدہ اور ہراساں نہیں کر سکتی۔ بلکہ ایسے حالات میں ان کا قدم پہلے سے آگے ہوگا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے مبلغین کو صبر اور استقلال کی توفیق بخشے۔ اور اپنے راستہ میں مصائب اُٹھانے کی پہلے سے زیادہ قوت عنایت فرمائیگا۔

مُسلمانانِ ہند کو پیغام

سالِ نو مبارک

(از مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ اسلام لنڈن)

برادران! ۱۹۲۳ء نے آپکو بہت سی سیاسی غلطیوں سے متنبہ کیا ہے۔ ہجرت کی نامبارک تحریک سے آپ سبق سیکھیں۔ ترک موالات [illegible]

انا ہیوں۔ عربوں کی دور اندیشانہ سیاسی روش کو اپنے زیر نظر رکھ کر گھر کی فکر کریں۔ مگر آپکو اس ترکی خلافت کی فکر ہے جسے غیر ہندوستانی مسلمانوں نے پُرانے کپڑے کی طرح اُتار پھینکا ہے۔

مَیں ایک صاحب تجربہ آدمی ہوں۔ جنہیں غیر سلطنتوں کے ماتحت مُسلمانوں سے ملاقات کی ہر سیتے مسلمانوں کے غیر انگریز حکام اور انکی قوانین کا مطالعہ کیا ہے۔ میں مسلمانوں کی مسلمانوں کی ماتحت حالت سے واقف ہوں۔ اور چونکہ میرا ایمان ہے کہ احمد قادیانی مسیح موعودؑ مہدی معہود کی بعثت کی غرض اولاً وہ جو کہ گم ہو گیا ہے اسے تلاش کرنا اور وہ جو خطرہ میں ہے اُسے بچانا ہے۔ اور مقدم محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے باغ کی حفاظت کرنا ہے۔ اس لئے میرا پیغام محبت کا پیغام اور ایک واقف اور درد مند دل کی صدا ہے۔

(۱) آپ اپنے ملک میں اپنی پوزیشن مضبوط کریں۔ آریہ سماج کے موجودہ لیڈروں سے مَیں نے طالب علمی کے زمانہ میں سُنا تھا پہلے انگریزوں کو اور پھر مسلمانوں کو بوریا بندھنا باندھکر ہندوستان سے نکلنا پڑیگا۔ اور اب آواز آ رہی ہے۔ کہ مُسلمان صحرائے اعظم کا رخ کریں۔ اس خطرہ کا صلح کے صحیح سپرٹ میں انسداد کریں۔

(۲) انگلستان میں پبلک آپ کی حیثیت سے بہت کم واقف ہے ہر جگہ ہندوستان سے مراد ہندو تہذیب، ہندو تمدن، ہندو مذہب، ہے۔ اسلام صرف ترکی خلافت اور ان سیاسی تحریکوں کے ساتھ پیوستہ و وابستہ خیال کیا جاتا ہے۔ جن کا تعلق ملک ہند سے نہیں۔ بلکہ غیر ملکوں سے ہے۔ جو لوگ ایک وقت یہ خیال کرتے تھے کہ انگریز اور مسلمانوں کا ہندوستان کی حفاظت اور امن کے لئے اتحاد ضروری ہے۔ وہ اب مسلمانوں سے مایوس ہو چکے ہیں۔ وہ صرف ہندوؤں سے ڈرتے اور ہندوؤں سے محبت کرتے ہیں اور اپنے خیالات کی غلطی کا اعتراف کرتے ہیں۔

پس ضروری ہے کہ سیاسی واعظین کی بجائے جو خطبہ میں کسی سلطان خلیفہ کا نام لیکر آپ کو تو خوش کر دینگے مگر اسلام کے لئے کانٹے بو رہے ہیں۔ اور دنیا کو بتا رہے ہیں کہ "مُسلمان اور باغی" ہم معنی الفاظ ہیں۔ اسلام کی صحیح اور منتظم جماعت کے ماتحت کام کرنیوالے واعظین سے اسلام کی اصل خدمت کا کام لیں۔ اور اس ملک میں لوگوں کو مسلمانوں کے ہندوستان پر احسانات، مسلمانوں کی ہندوستان میں حیثیت، مسلمانوں کا ہندوستان کی تہذیب پر اثر وغیرہ مضامین سے آگاہ کرائیں۔

(۳) ہندوستانی مسلمان تجارت کے میدان میں بہت پیچھے ہیں۔ مغربی افریقہ، شمالی افریقہ، جنوبی امریکہ سواحل پر ہندوستانی تاجر ہیں۔ مگر مسلمانوں کا نام نہیں۔ میں نے اپنے سفر میں ہر جگہ مغربی افریقہ میں ہندوستانی تاجر دیکھے۔ مگر کسی اسلامی کمپنی کے کاروبار کا نشان نہیں۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ دنیا بھر میں خاصکر برطانوی نو آبادیات کے اندر۔ جہاں جہاں مُسلمانوں کے ملک ہیں۔ ہندوستانی مسلمان تجارتی کوٹھیاں بناتے۔

(۴) ہندوستان ترقی کر رہا ہے۔ ملک کا تمدن بدل دیا ہے۔ ہندو لڑکیاں تعلیم میں بڑی سرعت سے آگے جا رہی ہیں اور سیاسیات میں مردوں سے کسی طرح کم جوشیلی نہیں۔ تعلیم نسواں کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

(۵) یورپین اقوام مسیحیت سے عملاً متنفر ہیں مگر ملاحظہ ہو۔ کہ دہریہ بھی مشن میں چندہ دیتا ہے۔ اور تمام مشنری سوسائٹیاں خوب مالدار ہیں مگر وائے بر حال مسلمانان کہ اشاعت اسلام کی طرف توجہ نہیں۔ ملک میں سخت ضرورت ہے اور ضرورت ہے، کہ ہندوستان کے اچھوت کہلانے والے بھائیوں کو بھائی بنا لیا جاوے۔ اور غیر ملکوں میں اسلام کا عَلَم نصب کرکے اپنی اہمیت کا ثبوت دیا جائے۔ اور خداوند تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔

یہ پانچ باتیں میرا پیغام سال نو ہیں اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنیوالوں اور قرآن پاک سے محبت رکھنے والوں کو ان کی طرف توجہ دلاتا ہوا سال نو کی مبارکباد عرض کرتا ہوں اور اس فقرہ کے ساتھ کہ خدا نے تمہاری دستگیری کی اور تمہارے ملک سے تمہارے میں سے محمد رسول اللہ کا غلام مسیح ناصری سے برتر اسلام کا نبی مسیح موعود پیدا کر دیا۔ دیکھو سال نو میں خدا کے قائم کردہ نظام کے ماتحت آکر (۱) ہندوؤں سے پیغام صلح پر صلح کریں (۲) خلافت ترکیہ عربیہ کے خواب چھوڑ کر سیاسی خلافت کا خواب ترک [illegible]

غازیانِ امریکہ کو اطلاع

مولوی محمد دین صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان سے جانیوالوں کے متعلق قانون داخلہ ملک میں کچھ مزید سختیاں ہو گئی ہیں۔ اسواسطے جو اصحاب امریکہ جانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ پہلے اس کے متعلق امریکن کانسل کراچی یا بمبئی سے خط و کتابت کرکے تمام حالات دریافت کر لیں تاکہ بعد میں انہیں کوئی دقت پیش نہ آوے۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۷ مارچ ۱۹۲۴ء

اصحاب پیغام محمودؔ کے قدموں پر

نو سال گذرتے ہیں۔ جب مولوی محمد علی صاحب نے جماعت سے شذوذ اختیار کیا۔ تو انہیں اور ان کے ساتھ والوں کو بتایا گیا کہ یداللہ علی الجماعۃ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ دیکھو خدا کے مامور خدا کے مرسل خدا کے نبی کی تیار کردہ جماعت میں تفرقہ نہ ڈالو۔ جماعت سے باہر رہ کر تم ان برکات سے محروم ہو جاؤ گے پھولوں سے لدی ہوئی سبز شاخ جڑ سے اپنا تعلق قطع کر کے کبھی اس حالت میں نہیں رہ سکتی۔ جو دیکھنے والوں کو خوش کرے۔ اور اپنے وقت پر پھل دے۔ مگر ہماری بات نہ مانی گئی۔ اور نہ جانا کہ من شذ شذ فی النار جوں جوں ہم نے قریب بُلایا۔ وہ دور ہوئے۔ اور جوں جوں ہم نے کہا کہ تم ہمارے یگانے ہو۔ وہ بیگانہ بنے جوں جوں ہم نے پیار کیا وہ دشمن ہوئے۔ ہم نے کہا تم ہمارے بھائی ہو۔ وہ بولے۔ دنیا میں اگر کوئی ہمارا مخالف ہے۔ تو تم۔ ہم نے کہا آؤ ملکر خدمت دین کریں وہ کہنے لگے۔ کہ ایک چھت کے نیچے ہم اور تم جمع نہیں ہو سکتے۔ ہم نے کہا کہ جماعت کے بغیر اشاعت وحفاظت اسلام کا کام نہیں ہو گا۔ دین کا غلبہ بغیر اس کے ناممکن ہے۔ جب تک جماعت نہ بنے کوئی کام نہیں چل سکتا۔ اصلاح نہیں ہو سکتی۔ مگر اس وقت کہا گیا۔ کچھ پروا نہیں۔ ہم جائینگے۔ تو ہمارے ساتھ جماعت بھی جائیگی۔ یہاں اُلو بولیگا۔ ایسا ہی بارہا عرض کیا گیا کہ بھائی صاحبان آپ روپے اور چندے کے لئے غیروں پر اعتماد نہ کریں۔ اغیار اغیار ہی ہیں۔ اور یار۔ یار۔ دیکھو غیر کے سامنے چندے کے لئے ہاتھ پھیلانا بے غیرتی ہے۔ اور اپنے مال کی بے برکتی۔ مگر اس وقت مال کا لوچ اس قدر غالب تھا کہ ہمیں نادان اور بے وقوف ٹھہرایا گیا۔ پھر ہم نے کہا۔ تم سمجھتے ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کا نام لئے بغیر اور سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات سے الگ ہو کر اشاعت اسلام کر سکو گے۔ ایں خیال است و محال است و جنوں مگر اس وقت اعلان کیا گیا کہ یہ فرقہ بندی ہے اس کا خیال سم قاتل ہے۔ آہ! جماعت کی کچھ پروا نہ کی گئی غیروں سے تعلقات گانٹھے گئے۔ سلسلہ کے اشد ترین مخالفین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دینے والوں کو۔ "حضرت مولانا" حامیٔ اسلام اور کیا کچھ کہا گیا۔ ان کے ساتھ مل کر پہلو بہ پہلو کام کرنا ایک سٹیج پر بولنا ان کی ہاں میں ہاں ملانا تمام کامیابیوں کی کلید سمجھ لیا گیا۔

ہم نے چاہا۔ کہ تمام تر توجہ جماعت احمدیہ کو بڑھانے کی طرف لگانی چاہیئے۔ جتنے ہم زیادہ ہونگے۔ اتنا ہمارا کام پُر زور ہو گا۔ اور جتنا یہ سلسلہ بڑھے گا اسلامی شان نمایاں ہو گی۔ مگر ہم سے کہا گیا کہ تم فتنہ پرداز ہو۔ اس سے اندرونی جھگڑے بڑھتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے اشاعت اسلام کے لئے چند آدمی تیار کئے۔ بس جو بھی اشاعت اسلام کو تیار ہو۔ وہ ہمارا بھائی ہے۔ بیعت وغیرہ کی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ ان میں سے بعض نادان تیار ہو گئے۔ کہ دوسرے مسلمانوں کو غیر احمدی کہنا چھوڑ دیا جائے۔ اور ان کے اخبار پیغام نے اس لفظ کے استعمال سے نہ صرف اوروں کو منع کیا۔ بلکہ خود بھی اسے استعمال نہ کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ پھر ان میں سے بعض خود بھی احمدی کہلانے سے احتراز کرنے لگے کہ اس نام سے تفرقہ بڑھتا ہے۔ غرض حق کے مخالفوں میں گھل مل جانے کے لئے جس قدر کوشش ہو سکتی تھی کی۔ لیکن یہ کیا ہے کہ آج نو سال کے بعد مولوی محمد علی صاحب کا ایک خطبہ جمعہ پیغام صلح (۲۴ فروری) میں شائع ہوتا ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں:۔

"آج بھی حق کے پھیلانے کے لئے ایسا گروہ بکار ہے۔ جو ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو۔ جب تک ایسا گروہ پیدا نہ ہو۔ حق نہیں پھیل سکتا × × × × یہی حالت جماعتوں کی ہوتی ہے۔ اگر کوئی لوگ ان کے اندر جذب نہ ہوں ان کے ساتھ نہ ملیں۔ ان کا جزو بن کر مقابلہ کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو کوئی کام نہیں ہو سکتا جماعت کا کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مفید عنصر بنتے چلے جائیں۔ ورنہ نہ تو کام ہو سکیگا۔ اور نہ ان کی حیثیت و قعت ہو گی × × × × غرض میرا مُدعا یہ بتانا ہے کہ جب تک جماعت نہ بنے۔ کوئی کام نہیں چل سکتا۔ کام کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ کہ جماعت پیدا ہو۔ × × × آج بہت سے آزاد خیال کہلانے والے جو فی الحقیقت نامرد ہیں۔ اس جماعت کے ساتھ نہیں ملتے کہ بدنام ہو جائینگے۔ لیکن اسلام کی اشاعت کا کام نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ جماعت نہ بنائیں × × × × جماعت کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو بڑھانا اور تقویت دینا ہمارا فرض ہے۔ صرف چندے لے کر کام میں قوت پیدا نہیں ہو سکتی × × × جماعت سے چندے لینا اور چیز ہے۔ اور دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنا اور چیز ہے۔ خوب یاد رکھو کہ یہ مانگنا ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی غیر کو حاکم مقرر کر کے اس کے سامنے دست سوال دراز کرنا۔ اسی جماعت کو جس نے اس قدر کام کیا ہے۔ وہ چند قوت دو۔ وہ چند کام دیگی × × × × × میں کہتا ہوں اور بلاشبہ میرے دل میں خیال ہے کہ ہم نے جماعت مضبوط کرنے میں اتنی کوشش نہیں کی ہم نے اس کو اتنی ترقی نہیں دی۔ جتنی چاہیئے تھی × × × × × خدا کا بھیجا ہوا آیا ہے (خدا کا رسُول ہی کہہ دو۔ ڈرتے کیوں ہو) مامور سے اس کو چھوڑ کر کس طرح اپنی جگہ کام کرو گے × × × × یہ سوال کہ بیعت کی کیا ضرورت ہے

ایک لغو سوال ہے (سید محمد حسین شاہ صاحب اور حکیم محمد حسین مرہم عیسےٰ سے کہئے - جو مسیح موعودؑ کا ماننا جزو ایمان نہیں سمجھتے تھے) × × × بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ دل ساتھ ہیں - بیعت کرنے کی ضرورت نہیں - میں کہتا ہوں - وہ شخص جو مجدد ہے - وہ جب ضرورت سمجھتا ہے - تو پھر تمہارا کیا حق ہے - کہ بیعت کو غیر ضروری قرار دو × × × × کیا رسول اللہؐ نے کئی مرتبہ صحابہ سے بیعت نہیں لی × × × کیا بزرگان دین بیعت نہیں لیتے تھے؟ (پھر خلافت کی بیعت پر کیوں معترض ہوئے؟) اس امر کے اعتراف میں بھی کوئی تامل نہیں ہونا چاہیئے کہ حضرت مرزا صاحب اس صدی کے مجدد اور مسیح موعودؑ ہیں × × × ہم کسی مجلس میں یہ کہنے کے لئے شرمندہ نہیں کہ ہم اس مجدد کے دامن سے وابستہ ہیں (مصر میں بھی یا صرف ہندوستان میں) اسی سے ہم نے یہ فیض حاصل کیا (خواجہ صاحب سے کہئے)"

یہی وہ باتیں ہیں - جو ہم ابتدا سے کہتے آئے - مگر ان کو غلط سمجھا جاتا رہا - اور ان کی مخالفت کو جزو ایمان اور نشان اسلام سمجھا گیا - مگر آج زمانہ کے تھپیڑوں نے مجبور کیا کہ وہی کہیں - جو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی زبان پر نو سال پہلے جاری ہوا - اسے کہتے ہیں حق کی فتح - حق کا غلبہ - حق بر زبان جاری - وہی جسے حقیر سمجھا گیا - جسے نادان بچہ کہا گیا - اس کی اتباع کی جاتی ہے - اور ہر امر میں اس کی رزانت فہم اور متانت رائے کی تقلید کسی نہ کسی طریق میں کرنے پر مجبور ہیں - یہاں تک کہ جب یہاں مبلغین کی کلاس کھولی گئی - تو وہاں بھی کھولی گئی - جب یہاں نظارتیں قائم ہوئیں - تو پہلے ہنسی اڑائی گئی - اور حسب معمول تمسخر سے کام لیا - لیکن جب دیکھا کہ اس سے تو جماعت کا استحکام ہوتا ہے - اور کامیابی آستان پر سلام کرنے آتی ہے - تو خود بھی وہی صیغے قائم کر لئے گئے - حتیٰ کہ نام بھی اور نہیں سوجھے - کہیں امور عامہ ہے - اور کہیں اشاعت اور تصنیف - واللہ ہم اس سے ناراض نہیں - خوش ہیں کہ ہمارے دوستوں پر حق کھلتا جاتا ہے - اور وہ کم از کم اس ماہتاب خلافت کی ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی میں سانس لینا اپنی صحت اور حیات کے لئے ضروری سمجھنے لگے ہیں - انشاء اللہ آہستہ آہستہ اور بھی حق کھل جائے گا - سب سے بڑا زعم یہ تھا کہ ہم سیاست دان ہیں - یہ ملا لوگ ہیں - یہ کیا جانیں - لیکن آخر اس میدان میں بھی خوفناک شکست کھائی - جب کوئی قدم سیاست میں اٹھایا - تو منہ کی کھائی - اور ہمیشہ ان کی رائے کو واقعات نے غلط ثابت کیا - برخلاف اسکے ہمیں اس قابلیت سے لیڈ کیا گیا کہ جو بات کہی پتھر کی لکیر - اور خدا کے فضل سے بالکل صحیح - میں نے نہیں دیکھا - اور نہ کوئی دکھا سکتا ہے کہ ہمارے امام کی کوئی اعلان کردہ رائے اور پالیسی کسی سیاسی معاملہ میں بھی غلط نکلی - اور اس سے جماعت کو عمل کرنے کی صورت میں کسی قسم کا نقصان پہنچا ہو - ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

میرے روٹھے ہوئے بھائیو! جیسے تم زمانہ کے حالات سے مجبور ہو کر محمود کے قدموں پر چلنے لگے ہو خدا وہ دن جلد لائے - کہ تم محمود کے قدموں میں آجاؤ - میرے بچھڑے ہوئے دوستو! چھوڑ دو اس غلط راہ کو - اور کھلے بندوں اس جماعت میں شامل ہو جاؤ - جو خدا کے رسول نے تیار کی - اور جس کا مرکز ابد تک اسی رسول کی تحریر کے مطابق قادیان ہے - قادیان ہی دارالامان ہے - یہی ہر ابن آدم کے لئے جنت نشان ہے - یہی وہ چشمہ ہدایت ہے - جس سے دنیا کی پیاسی قومیں اپنے اپنے گھاٹ پہچان کر پیاس بجھائیگی - ہاں یہیں وہ جھنڈا ہے - جس کے نیچے دنیا کی تمام قوموں کا جمع ہونا مقدر ہے - نادان میری باتوں پر ہنستے ہیں - تو ہنسیں - پہلی رات کا چاند ہر ایک کو نظر نہیں آتا - وہ دیکھیں گے وہ نہیں تو ان کی نسلیں دیکھیں گی کہ چودھویں کا چاند آسمان خلافت پر ضیاء بخش عالم ہے - اور مقام محمود پر مبعوث ہونیوالے کی ستائش ہر زبان پر جاری ہے - مشرق و مغرب کی قومیں احمدؐ رسول پر درود بھیج رہی ہیں - گاندھی کی جے کے غلغلہ میں آج یہ ندائے حق نہیں سنی جاتی - مگر وقت آتا ہے کہ ہر جگہ **غلام احمدؑ کی جے** پکاری جائیگی - (اکمل)

علاقہ ارتداد میں باہمی تصادم

معاصر "مدینہ" (۹ فروری) میں اور معاصر "زمیندار" (۱۷ فروری) میں علاقہ ارتداد میں باہمی تصادم کے خلاف پھر آواز اٹھائی گئی ہے جہاں اول الذکر اخبار نے ہمارے خلاف دیگر انجمنوں کے مخالفانہ اور معاندانہ رویہ پر اظہار افسوس کیا ہے وہاں موخر الذکر اخبار نے "کسی بلند مرتبت اور دردمند بزرگ" کے حوالہ سے "تصادم کی صورتیں پیدا" کرنے کا الزام لگایا ہے - اور مثالیں علاقہ سازدھن کو پیش کیا ہے - چونکہ دونوں معاصرین کی غرض مسلمانوں کو باہمی جھگڑوں اور انجمنوں سے باز رکھنا اور دشمنان اسلام کا متفقہ مقابلہ کرنے کی تحریک کرنا ہے - اور یہی ہم بھی چاہتے ہیں اسلئے ہم ان کی سعی کو قابل شکر گذاری سمجھتے ہیں - اور اسی لئے اس امر کی شکایت نہیں کرتے - کہ معاصر "زمیندار" نے احمدی مبلغین پر بعض غلط الزام لگائے ہیں - کیونکہ جس قسم کی اسے اطلاع ملی - اسی کے مطابق اس نے لکھا - ہاں ہم یہ بات جو پہلے بھی کئی بار کہی جا چکی ہے - نہایت صفائی کے ساتھ کہدینا چاہتے ہیں کہ احمدی مبلغین کو سخت تاکیدی حکم ہے کہ کسی جگہ اختلافی مسائل کا اس وقت تک قطعاً ذکر نہ کریں - جب تک دوسرے لوگ احمدیت کی طرف جھوٹے اور غلط عقائد منسوب کرکے ناواقف اور انجان لوگوں کو احمدی مبلغین سے بدظن اور ان کے خلاف مشتعل کرنے کی بے جا حرکت نکریں - ہمارے مبلغ اس ہدایت کی نہایت سختی کے ساتھ پابندی کر رہے ہیں - اور جہاں کہیں بھی انہیں اختلافی مسائل پر کچھ کہنے کی ضرورت پیش آئی ہے - وہاں یہی وجہ ہوئی ہے کہ غیر احمدی مولویوں نے احمدیوں کو آریوں سے بدتر اور اسلام کے دشمن کہہ کر عوام کو ان کے خلاف مشتعل کیا - جس کا ازالہ احمدی مبلغین کو کرنا پڑا - پس باہمی تصادم کے مجرم وہی لوگ ہیں - جو اختلافی مسائل کو چھیڑنے میں ابتدا کرتے ہیں اور ایسی صورت میں کوئی بڑی سے بڑی دھمکی احمدی مبلغین کو اپنی برئیت اور اپنے عقائد کی صداقت کے اظہار سے نہیں روک سکتی *

مسلمان لیڈر اور تبلیغ اسلام

ہندوؤں کے بڑے بڑے لیڈر اپنے مذہب کی اشاعت جس سرگرمی۔ جوش اور محنت سے کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہے۔ اگر مہاشہ شردہانند صاحب ادنیٰ اقوام کو ہندو بنانے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر چکے ہیں۔ تو شنکر اچاریہ صاحب اپنے ہاتھ سے جنم کے مسلمانوں کو ہندو بنا رہے ہیں۔ اگر پنڈت مالوی صاحب چوہڑوں چماروں کو ہندوؤں میں شامل کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ تو پنڈت نیکی رام صاحب ملکانوں کو مرتد کرنے میں مصروف ہیں۔ اور یہی نہیں۔ سینکڑوں لیڈر اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان لیڈروں کو دیکھئے۔ کوئی ایک بھی اشاعت اسلام کے لئے کھڑا ہونے کی جرأت نہیں کر سکا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ حالت یہاں تک افسوسناک ہو چکی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ تو ہندوؤں کے خوف کی وجہ سے اسے مسلمان بنانے کی بجائے ہندوؤں کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ علی گڑھ گزٹ ۸ فروری لکھتا ہے۔

"حال میں خود ہندو اخبارات "ملاپ" اور "ارجن" کے قول کے مطابق انہوں (مسٹر محمد علی) نے ہندوؤں سے کہا۔ کہ فلاں بھنگی آمادۂ قبول اسلام تھا۔ تم ہندو کر لو۔ چنانچہ وہ ہندو کر لیا گیا۔ کیا مسٹر محمد علی کے یہ اعمال اور ان کا گلے اور ہاتھ میں الگ الگ کلام مجید رکھنا مطابق حال ہے"

معاصر علی گڑھ گزٹ نے جو ریمارک کیا ہے۔ اس میں ہم صرف اس قدر اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا کسی مسلمان لیڈر کا یہ طرز عمل اسلام اور مسلمانوں کے لئے تباہ کن نہیں ہے۔ مسلمان سوچیں اور غور کریں۔

آریوں کا ناک میں دم

حال ہی میں اخبار ظریف پنچ دہلی میں ایک لطیفہ چھپا جس میں ایڈیٹر صاحب نے لکھا ہے۔

"ناک میں دم ہے۔ عاشقوں کا معشوق کی ادا سے۔ آریوں کا قادیانی علماء سے۔"

یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ قادیانی علماء سے آریہ سماج کا دم ناک میں آیا ہوا ہے۔ جس کا ایک ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ دہلی میں جہاں آریہ سماج کا بہت زور ہے۔ اور شردہانند جی نے اسے اپنا مرکز بنا رکھا ہے۔ وہاں قادیانی علماء کے معمولی شاگردوں نے متواتر حملوں سے آریہ سماج کو بہت سی بین شکستیں دی ہیں حالانکہ آریہ سماج کا سب سے اعلیٰ مناظر پنڈت رام چندر بالعموم مناظر ہوتا ہے۔ اس سال دہلی میں آریہ سماج کی چار شاخوں نے علیحدہ علیحدہ چار سالانہ جلسے کئے۔ ہر جلسہ پر جماعت احمدیہ دہلی کے ممبروں نے دو دو وقت مناظرہ کیو اسطے لئے اور خدا کے فضل سے آریہ سماج کا واقعی ناک میں دم کر دیا۔ آریوں کی ناکامی اور احمدیوں کے غلبہ کا ایک بین ثبوت وہ مناظرہ ہے۔ جو ۱۱ر فروری ۱۹۲۴ء کو رائے سینہ سماج کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت رام چندر دہلی ہی مناظر تھے۔ اور احمدی جماعت کی طرف سے مولوی عمر الدین صاحب احمدی تھے۔ مسئلہ تناسخ پر صرف ڈیڑھ گھنٹہ کی بحث کے اندر ہی آریہ سماج پر ہیبت چھا گئی۔ اور آریہ مناظر کو اپنے تمام ہتھکنڈے مثلاً ہنسی مذاق وغیرہ بھول گئے۔ اور پبلک پر اسلام کی فتح کا بہت ہی بین اثر پڑا سننے والی پبلک اکثر عموماً سرکاری دفاتر کے ملازمین ہی تھے۔ جو دلائل کا خوب موازنہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ بعض ہندوؤں اور سکھوں نے بھی احمدیوں کی فتح کا اقرار کیا یہاں تک کہ بعض نے تو مسئلہ تناسخ کو ہی بے دلیل سمجھ کر رد کر دیا۔ ایک سکھ صاحب نے کہا کہ پہلے تو میرا یقین کامل تھا کہ تناسخ کا مسئلہ بالکل سچا ہے۔ لیکن اس مباحثہ سے تو میرا یقین الٹ گیا ہے۔ کیونکہ جو دلائل اس کی تردید میں پیش کئے گئے تھے۔ وہ بہت صاف تھے۔ اور آریہ مناظر کوئی جواب نہیں دے سکا۔ حالانکہ وہ آریوں کا سب سے اعلیٰ مناظر ہے۔ ایک دلیل جو اسے بہت پسند آئی۔ جو اس کے عقیدے کو بدل دینے کا زیادہ ممد ہوئی۔ وہ یہ تھی:

انبیاء اور اولیاء کی تکالیف اور تناسخ

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جس قدر دنیا میں انبیاء اور اولیاء ہوئے ہیں۔ بلکہ ملکی ریفارمر بھی ان کو سخت سے سخت تکالیف کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جس قدر کوئی نبی یا رسول بڑا ہوتا ہے۔ اسیقدر دنیا کے ہاتھوں اسے تکلیف زیادہ پہنچتی ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء کے سردار ہیں۔ جنہوں نے تھوڑے سے عرصہ کے اندر دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اور ان کا یہ بے مثل کام ایک زندہ معجزہ ہے۔ ان کو سب سے زیادہ تکالیف پہنچائی گئیں۔ گو انہوں نے ان تکالیف کو بھی عشق الٰہی کے اندر راحت ہی جانا۔ مگر اس میں کلام نہیں کہ "اشد البلاء الانبیاء" یعنی انبیاء کو سب سے زیادہ تکالیف ہوتی ہیں۔ اور آنحضرت صلعم چونکہ افضل الانبیاء تھے۔ اس لئے آپ فرماتے ہیں "ما اوذی احد من النبیین کما اوذیت" یعنی کسی نبی کو اس قدر تکلیف نہیں دی گئی۔ جو مجھے دی گئی ہے۔ تو اب کیا اواگون کو مان کر یہ کہہ دیا جاوے۔ کہ نعوذ باللہ آپ کے پچھلے جنم کے کرم ہی ایسے خراب تھے۔ کہ آپ کو تکلیفیں سب سے بڑھ کر ہوئیں اسکے تو یہ معنے ہونگے۔ کہ جن کے بہت خراب اعمال ہوتے ہیں انہیں خدا نبی بناتا ہے اور جسکے سب سے خراب اعمال ہونگے اسے سب سے بڑا نبی بناتا ہے۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ عرب کے اس اوتار سے تو آریوں اور ہندوؤں کو دشمنی ہے۔ اسلئے شاید وہ اس دلیل کو نہ مانیں گے۔ اسلئے ہم حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کو پیش کرتے ہیں۔ دیکھو جب اس خدا کے ولی نے ہندو قوم کو سچے خدا کی طرف بلایا اور دیوی دیوتاؤں کے جھگڑوں سے چھڑانے کی کوشش کی۔ تو ان کے ساتھ بھی ہندوؤں نے بہت برا سلوک کیا۔ اور انکے بعض جانشینوں کو تو سخت سے سخت اذیتیں دی گئیں۔ مثلاً گرو ارجن دیو کو آگ سے جلانا۔ تو کیا اب سکھ صاحبان یہ تسلیم کر لیں گے۔ کہ ان بزرگ واروں کے پہلے جنم کے اعمال ہی ایسے خراب تھے۔ کہ جن کے عوض ان کو بقاعدہ اواگون اسقدر دکھ پہنچایا گیا۔ اسی طرح آریہ اور ہندو جنگو رشی اور پرمیشور کے اوتار مانتے ہیں۔ ان کی زندگیاں بھی تکالیف اور مشکلات سے پر نظر آتی ہیں۔ کیا یہ بھی ان کے گذشتہ اعمال کی وجہ سے تھا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

احمدیت کا نفوذ اکناف عالم میں

پیاسی دنیا کی پیاس بجھاؤ

تبلیغ دین کیلئے مجنونانہ طریق اختیار کرو

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ،

(۲۹ فروری ۱۹۲۴ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

گو ابھی میری طبیعت کچھ خراب ہی ہے۔ اور اب بھی اسوقت کچھ بخار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ میں اسی غرض کے لئے باہر سے روانہ ہوا۔ کہ جمعہ قادیان میں پڑھوں۔ اسلئے میں نے یہی مناسب سمجھا۔ خود ہی خطبہ جمعہ پڑھوں

دنیا حق کی پیاسی ہے

میں نے اپنے دوستوں کو بارہا توجہ دلائی ہے۔ کہ دنیا اس وقت حق کی پیاسی ہے۔ اور اس کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے۔ جو کہ کئی دنوں سے سخت پیاسا ہو۔ اس کے حلق میں کانٹے پڑ گئے ہوں۔ زبان خشک ہو رہی ہو۔ اس کی طاقت پیاس کے مارے ضائع ہو گئی ہو۔ اور آخر وہ مرنے کی انتظار میں ہو۔ کہ ایسی حالت میں اس کے سامنے تھوڑے سے فاصلہ پر نہایت شیریں اور ٹھنڈا پانی رکھا جائے۔ پس جس طرح یہ شخص پانی کے پینے کیلئے کوشش کر رہا ہو۔ اس کی زبان باہر نکل رہی ہو۔ اور وہ سارے کا سارا التجا بن رہا ہو۔ بعینہٖ اسی طرح آج دنیا روحانیت کیلئے پیاسی ہو رہی ہے۔

موجودہ زمانہ کا روحانی پانی

کئی صدیاں گذر گئی ہیں کہ دنیا سے سچا مذہب مفقود ہو گیا۔ حتیٰ کہ اسلام بھی اس زمانہ میں پردوں کے نیچے چھپ گیا۔ اور مسلمان پکار اٹھے تھے۔ کہ اسلام کہاں ہے۔ اسی طرح عیسائی چلا اٹھے تھے۔ کہ وہ خدا جو مسیح کی شکل میں ظاہر ہوا تھا۔ کہاں ہے۔ ہندو پکار اٹھے۔ وہ محبت کرنے والا خدا اب کیوں نہیں بولتا۔ اور اپنے بندوں سے کیوں نہیں کلام کرتا۔ جب ہر مذہب و ملت کے لوگوں کی ایسی حالت ہو گئی۔ تو کئی صدیوں کے بعد خدا کی طرف سے آواز آئی۔ اور قادیان سے ایک شخص اٹھا۔ جس نے کہا۔ کہ مجھے خدا نے اس زمانہ میں روحانی پانی کر کے بھیجا ہے۔ اور خدا نے جب دیکھا۔ کہ تمہاری روحانیت جاتی رہی ہے۔ تو اس نے آپ تمہاری طرف توجہ کی اور اپنا ہاتھ بڑھایا اب ایسی قوم کے لئے یہ آواز کس قدر خوش کن ہو سکتی ہے +

حضرت مسیح موعود کی مخالفت کی وجہ

شاید ہی کوئی کہے۔ کہ پھر لوگوں نے حضرت صاحب کا مقابلہ کیوں کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ لوگوں کو یقین نہ تھا۔ کہ واقعی اسوقت خدا کی طرف سے ہمارے لئے یہ شخص روحانی پانی لایا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ ایک بھوکا ہو۔ اور اس کے ساتھی بھی بھوکے ہوں۔ ان میں سے ایک شخص جس کو کہیں سے کھانا مل گیا ہو۔ دوسروں سے کہے کہ مجھے روٹی مل گئی ہے۔ اس پر پہلے پہل اس کے ساتھی اسے ٹھٹھا کرنے والا سمجھیں گے۔ اور اس پر ناراض ہونگے اسی طرح حضرت صاحب کی جو مخالفت کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بہت سے لوگ مایوس ہو گئے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ ہم خدا کو نہیں پا سکتے۔ اسوقت جب حضرت مسیح موعود نے کہا۔ کہ خدا اب بھی مل سکتا ہے۔ مجھے مل گیا ہے۔ اور مجھے اس نے اسی لئے بھیجا ہے۔ کہ جو لوگ خدا سے دور ہو چکے ہیں۔ مگر خدا سے ملنا چاہتے ہیں انہیں اس سے ملاؤں۔ تو لوگوں نے سمجھا مرزا صاحب ہمیں چڑاتے ہیں۔ پس حضرت صاحب کی پہلے پہل مخالفت کی وجہ یہی تھی۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ اب دنیا کے چاروں گوشوں سے لوگ کھنچے چلے آتے ہیں۔

چین میں احمدیت

کچھ عرصہ ہوا۔ ایک ترک نے ایک عجیب بات چین میں احمدیت کے متعلق اپنی تصنیف میں لکھتا ہے۔ کہ ایک شہر میں میں گیا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ ایک مسجد کے متعلق جھگڑا ہے۔ اور کچھ لوگوں کو اسمیں نماز پڑھنے سے روکا جاتا ہے۔ میں نے دریافت کیا۔ تو بتایا کہ یہ احمدی لوگ ہیں۔ جو ہندوستان کے ایک شخص کو مسیح مانتے ہیں۔ ان کو ہم مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیتے۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ چین میں بھی احمدی ہیں۔ حالانکہ آج تک وہاں کوئی احمدی مبلغ نہیں گیا۔ مگر اس ترک نے جو ترکی پارلیمنٹ کا ایک ممبر ہے۔ مندرجہ بالا واقعہ لکھا ہے۔ یہ وہ ملک ہے۔ کہ جہاں نہ ہمارا کوئی مبلغ ابتک گیا ہے۔ اور نہ وہاں کوئی ہماری تصنیف پہنچی ہے اور وہاں کی احمدیت کے متعلق ایک ایسا شخص خبر دیتا ہے جس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس سے پتا لگتا ہے۔ کہ لوگ حق کے لئے پیاسے ہو رہے ہیں۔

غیر ممالک میں احمدیت

پھر ابھی اس سفر میں ایک خط مجھے ملا ہے۔ جو ایک ایسے شخص کی طرف سے ہے۔ جو گورنمنٹ کا اعلیٰ سیاسی ممبر ہے۔ اس نے عجیب واقعات لکھے ہیں۔ وہ چونکہ سرحدوں کے قائم کرنے پر مقرر تھا۔ اس لئے اُسے کبھی روسیوں کی سرحد مقرر کرنے اور کبھی ایرانیوں کی سرحد کبھی چین کی سرحد مقرر کرنے کے لئے جانا پڑتا تھا۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسا شخص جھوٹ بولے۔ اس نے لکھا ہے۔ کہ میں دنیا کے مختلف گوشوں میں گیا ہوں۔ جہاں جہاں میں گیا ہوں۔ وہاں احمدیت کے متعلق لوگ مجھ سے پوچھتے تھے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ میں ۱۹۰۵ء میں چین میں سرحد قایم کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اس سفر میں میں ایک چینی جہاز پر سوار ہوا۔ تو اس جہاز کے ایک افسر نے جو کہ اس جہاز کا کپتان تھا۔ مجھ سے پوچھا۔ ہندوستان میں ایک احمد نبی ہوا ہے۔ اس کے متعلق تم کوئی زیادہ بات بتا سکتے ہو۔ میں نے اسے کہا۔ وہ تو کافر اور مرتد ہے۔ تمام مولویوں نے اس پر کفر کے فتوے لگائے ہیں۔ اس پر وہ کپتان بہت ناراض ہوا۔ اور کہنے لگا۔ وہ تو بہت اچھا اور ایک بہت بڑا آدمی ہے۔ اسے تم نے کیوں کافر کہا ہے۔ وہ اس قدر ناراض ہوا۔ کہ اسنے کئی دن تک مجھ سے کلام

عرب میں احمدیت

پھر وہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ عکان میں جو کہ عرب کا ایک علاقہ ہے۔ گیا۔ وہاں ایک عرب عالم میرے پاس آیا۔ اس کی ہیئت سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ دیوانہ اور عاشق ہو رہا ہے۔ اس نے میرے پاس ذکر کیا کہ ہندوستان میں ایک احمد گذرا ہے جس کی عربی کتاب میں نے پڑھی ہے۔ میں نے بڑے بڑے فصیح علماء کی کتابیں دیکھی ہیں۔ لیکن میں نے کسی کتاب میں ایسی لذت نہیں دیکھی جیسی اس کتاب میں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ خدا کی طرف سے خاص انسان ہے۔ اور اس لئے وہ کتاب خدا کی خاص تائید سے لکھی ہے۔ کیا تمہارے پاس اس کی کوئی اور کتاب ہے۔ میں نے کہا کہ نہیں میرے پاس تو اس کی کوئی کتاب نہیں۔ وہ صاحب لکھتے ہیں کہ میں پہلے تمام سفروں میں مرزا صاحب کو کافر و مرتد بتلاتا تھا۔ لیکن جب مجھے شملہ میں بعض احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور ان کی بہت سی اچھی باتیں مجھے معلوم ہوئیں۔ تو پھر میرا تعصب جاتا رہا۔ اگرچہ میں احمدی نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اب احمدی ہوں۔ لیکن میرا تعصب دور ہو گیا۔ اس لئے میں پھر مرزا صاحب کے متعلق سوال ہونے پر یہی کہتا رہا کہ وہ اچھے آدمی ہیں اور احمدی اچھے لوگ ہیں ۞

ترکوں کی احمدیت سے عاشقانہ محبت

پھر جنگ کے موقعہ پر ایک روسی سرحد قائم کرنے کے لئے ایک علاقہ میں گیا جہاں مجھے ارسلان پاشا سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ جو ایک بادشاہ کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ وہ بڑے شوق سے مجھے ملا۔ اور دوران گفتگو میں اس نے پوچھا کہ احمد مسیح جنہوں نے ہندوستان میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ان کے متعلق کیا حالات آپ کو معلوم ہیں اور ان کی کوئی تصنیف تمہارے پاس ہے۔ میں نے کہا کہ نہیں میرے پاس تو ان کی کوئی تصنیف کتاب نہیں۔ انھوں نے کہا کہ آپ پھر جب کبھی آئیں۔ تو ان کی کوئی کتاب تحفہ کے طور پر لائیں۔ وہ اور ان کے ساتھی کئی گھنٹے مرزا صاحب کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ پھر وہ لکھتے ہیں کہ میں تھوڑے عرصہ بعد جب وہاں گیا۔ اور ان سے ملاقات ہوئی۔ تو سب سے پہلے انھوں نے یہی سوال کیا کہ تم کتاب لائے ہو۔ میں نے کہا کہ میں تو ابھی ہندوستان گیا نہیں۔ اس لئے میں نہیں لا سکا۔ یہ سنکر ان کی آنکھیں سُرخ ہو گئیں۔ پھر میں ایک دفعہ ان سے ملا۔ اور انھوں نے پہلی طرح ہی سوال کیا کہ ہمارے لئے کیا تحفہ لائے ہو۔ مجھے ان کی بات بھول گئی تھی۔ اسلئے میں نے جواب دیا کہ میں مشک نافہ تحفہ کے طور پر لایا ہوں۔ انہوں نے نہایت افسردہ ہو کر کہا کہ ہم نے اس تحفہ کو کیا کرنا ہے۔ ہم تو اس تحفہ کے یعنی احمد کی کتاب کے خواہشمند تھے۔ اب دیکھو کہ ان واقعات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ کس طرح غیر ممالک میں احمدیت کے لئے جوش پیدا ہو رہا ہے ۞

ابی سینیا میں احمدی کا انتظار

پھر وہ لکھتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ابی سینیا بھیجا گیا۔ وہاں ایک شخص ملا۔ جو ابی سینیا کے بادشاہ کا بھائی تھا۔ وہ لوگ چونکہ کوئی دین نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے میں نے کہا کہ تم کوئی دین کیوں نہیں اختیار کرتے۔ اس نے کہا کہ ہم میں ایک بڑا آدمی گذرا ہے۔ اس نے ایک کتاب لکھی تھی۔ جس پر ہماری قوم عمل کرتی تھی۔ اس کتاب کو اتفاقاً ایک گائے کھا گئی۔ جس کی وجہ سے اب تک وہم کے طور پر ہم میں یہ رواج پڑا ہوا ہے۔ کہ جب کوئی گائے بیچے۔ تو وہ خریدار سے اس وعدہ پر بیچتا ہے کہ جب کبھی اس گائے کو ذبح کرو۔ تو اس کا پیٹ چاک کر کے کتاب کو دیکھنا۔

پھر اس نے ایک اور بات بتائی تھی کہ ہمارے اس بزرگ نے یہ کہا ہوا ہے۔ کہ جب تمہارے پاس سے وہ کتاب ضائع چلی جائے۔ اور تم اس کی ہدایت پر عمل نہ کر سکو۔ تو اس وقت مشرق کی طرف سمندر پار ایک آدمی قودی میں ہو گا۔ اس کی بات کو ماننا ہو گا۔ اور اسی کی ہدایت پر چلنا۔ وہ صاحب لکھتے ہیں کہ اس وقت تو میرا ذہن اس طرف نہیں گیا کہ قودی سے مراد قادیان ہے لیکن بعد میں میرا ذہن اسی طرف گیا کہ قودی سے مراد قادیان ہے ۞

صداقت کی تڑپ پوری کرنے کا طریق

ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا صداقت کے قبول کرنے کے لئے کس قدر تڑپ رہی ہے۔ اور اس کی یہ تڑپ نہیں پوری ہو سکتی۔ جب تک موجودہ تہذیب کے انتظام کو چھوڑ کر وہی مجنونانہ طریق نہ اختیار کیا جائے۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے صحابہ نے اور پھر ان کے بعد دیگر اولیاء نے اختیار کیا تھا۔ اور وہ یہ کہ کفنی پہن کر نکل جائیں۔ اسی وجہ سے بہت سے انبیاء نے یہ شرط لگائی تھی کہ جو مبلغ ہو وہ مانگ کر کھائے۔ حضرت عیسیٰ نے بھی یہ شرط لگائی تھی کہ مبلغ مانگ کر کھائیں۔ اسلام تو ایسی طرز کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن وہ اس سادگی کا حکم دیتا ہے۔ جو اس حالت کے قریب اور اس سے مشابہ ہے۔ جو ایک مانگنے والے کی حالت ہوتی ہے۔ پس ایسے زمانہ میں جبکہ ساری دنیا صداقت کے لئے چلا رہی ہے۔ اس وقت اگر پہلے آدمی عقد ہمت کر کے تبلیغ کے لئے نکل پڑیں۔ اور خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیں۔ تو چند ہی دن کے اندر تمام دنیا میں ایک شور پڑ جائیگا۔ اور تم دیکھو گے کہ بہت سے لوگ ایسے نکلیں گے۔ جو کہیں گے کہ ہم تو کئی سال سے ان باتوں کو مان رہے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں اکثر لوگ یونہی ڈرا کرتے ہیں۔ اور اپنے خیالات کے اظہار کی جرأت نہیں کرتے۔ پس بہت سے لوگ موقعہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہ کچھ آدمی ان کے ساتھ ہوں تو وہ اپنے آپ کو ظاہر کر دیں۔ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ نکلیں گے۔ جو کہ دل میں تو مان رہے ہیں۔ اور موقعہ کی تاک میں لگے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس وقت وہ بظاہر مخالف نظر آتے ہیں۔

خدا پر بھروسہ کر کے بے سر و سامانی میں ہی نکل کھڑے ہو

پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ بغیر سامان لئے دُنیا میں تبلیغ کے لئے نکل پڑیں۔ اور جس طرح سے کہ

ہو۔ وہ ان علاقوں تک پہنچیں اور تبلیغ اسلام کریں۔ تا پھر اسلام کے روشن ہونے کے دن آئیں۔ اس قسم کے لوگ اگر ہمارے اندر پیدا ہوئے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ بڑی سرعت کے ساتھ اسلام دُنیا میں پھیل جائیگا ایسے طریق پر تبلیغ کے لئے نکلنے کے واسطے صرف ہمت کی ضرورت ہے۔ ایک دفعہ اگر انسان ہمت باندھ لے تو پھر اسے کوئی کام مشکل نہیں معلوم ہوتا۔ دیکھو دنیا میں اکثر مذہب اس طرح پھیلے ہیں۔ عیسائیت اسی طرح پھیلی ہے۔ پھر اسلام بھی اسی طرح پھیلا ہے۔ اور اب احمدیت بھی اسی طرح قائم ہوئی ہے۔ اور ہماری جماعت میں بہت سے دوستوں نے قربانیاں کی ہیں۔

اسلام کے لئے قربانیوں کی ضرورت

پس اگر پہلے لوگ بھی قربانیاں کر سکتے تھے۔ اور ہماری جماعت میں سے بہت سے دوست قربانیاں کر چکے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہمارے دوسرے بھائی ایسی قربانیاں نہ کر سکیں۔ جبکہ ان قربانیوں سے ثواب الگ ملیگا۔ اور تاریخوں میں نام الگ روشن ہوگا دُنیاوی عزتیں بھی قربانیوں کے بعد ہی ملتی ہیں۔ اور دینی عزتیں بھی قربانیوں سے ہی حاصل ہوتی ہیں پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بہت جلد تیار ہو جائیں۔ تاکہ ہم ان کو ان ممالک میں بھیجدیں۔ جہاں اس وقت زیادہ ضرورت ہے۔ اور جو زیادہ تڑپ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بہت جلد حق کو تمام لوگوں تک پہنچا دیں۔ اور اسلام کو دُنیا میں پھیلا دیں ؁

عبرت

ہمارے گاؤں میں ایک شخص احمدیت کا بہت مخالف تھا۔ اور وہ حضرت صاحب کو علانیہ گالیاں دیا کرتا تھا۔ حال کا ذکر ہے کہ وہ بھری مجلس میں زمین پر پاؤں مار کر کہنے لگا کہ اگر مرزا سچا مسیح ہے تو مجھ پر عذاب آجاوے اور علانیہ گالیاں بھی دیتا تھا۔ اسی دن اسکو فالج ہو گیا۔ اور وہ عذاب الٰہی میں پکڑا گیا جو آج تک چارپائی پر ہی پڑا ہوا ہے اور خود بخود اٹھ کر بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ اور وہ رات دن روتا پیٹتا ہے۔ سید فضل محمد احمدی گوکھووال چک ۲۷۷ ضلع لائلپور

سردار خزان سنگھ کی چند باتیں

اپنے سکھ بھائیوں سے

بیرونجات سے اکثر اس قسم کی سنسنی خیز افواہیں آرہی ہیں کہ سردار خزان سنگھ احمدی کو جو شخص تین ہفتہ میں قتل کر دے۔ اُسے تین ہزار روپیہ انعام دیگا اور جو اس سے بھی جلد اس کا سر کاٹ لائے اُسے اور بھی زیادہ انعام ملیگا۔ اور ایسے قاتل کو اجازت دیگئی ہے۔ کہ اس بے گناہ قتل کے لئے ہر ایک مکر و فریب بخوشی استعمال کرے ؁

اِس بارے میں میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) میرے پُرانے دوستو! آخر میں نے کونسا پاپ کیا ہے۔ جو آپ صاحبان (اکالی دل) اور دیگر نادان دوست میرے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ کیا اسواسطے مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم (مذہبی سکھ) کو سچا اسلام قبول کرنے کی ہدایت کی ہے۔ یا اس لئے کہ میں نے اس قوم کو گورو گرنتھ صاحب کی فراموش کردہ تعلیم از سر نو یاد کرائی ہے۔ کیا آپ صاحبان کو خبر نہیں۔ کہ گورو گرنتھ صاحب میں صرف اسلامی نماز کو مسجد میں پانچوں وقت باجماعت ادا کرنے کا حکم ہے (صفحہ ۲۱-۲۲) اور بے نماز کو کتے سے بدتر قرار دیا گیا ہے۔ (دیکھو گرنتھ صاحب جی آد صفحہ ۱۲۷۸) مگر آپ خوب جانتے ہیں۔ کہ جپ جی صاحب نند صاحب یا راہِ راست وغیرہ کے نہ پڑھنے والے کو کافر یا بے دین قرار نہیں دیا گیا ؁

(۲) میں نہایت ادب سے معزز سکھ لیڈروں اور بزرگوں سے یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے خود گرنتھ صاحب کا پاٹھ کیا اور سکھ مذہب کی چھان بین کی۔ تو میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قرآن شریف ہی کامل کتاب ہے۔ جس میں تمام مسائل حلال و حرام اور دیگر اصول مراتب سلوک طے کرنے کے بہ تفصیل درج ہیں۔

اے بھائی ہٹل سنگھ جی! تم نے میرے سوالوں کا جواب نہ دیا۔ اور اب سچائی کا خون کرتے ہو۔ آپ سچ کہیں۔ کیا گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۲۹۷ میں گورو صاحب کا صاف اور صریح حکم نہیں کہ جب تک رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ ہوگی۔ کوئی دوزخ سے رہائی نہیں پا سکتا۔ ہٹل سنگھ صاحب اگر نہ بتلا سکیں۔ تو پربندھک کمیٹی کے گیانی اور ودوان ہی کہیں گرنتھ صاحب میں دکھا دیں کہ جو کوئی گورو انگد جی یا گورو گوبند سنگھ جی کی پیروی نہ کریگا۔ وہ جہنمی ہوگا۔ آپ مُنہ سے تو گورو گرنتھ صاحب کے قائل ہیں۔ لیکن لوگوں کے ڈر اور مایا کی لوبھ سے سچائی کا خون کر رہے ہیں۔

اے بزرگو! آپ لوگوں نے صدہا سال سے ہم پر بہت ظلم کئے۔ اور ہمیں کتے سے بدتر شمار کیا۔ آپ لوگوں نے ہمیں آدمی نہ سمجھا۔ اب اگر میں نے از روئے گرنتھ صاحب جی آد مسجد میں نماز ادا کرنی شروع کی تو کیا غضب ہو گیا آخر گرنتھ صاحب کے احکام کی تعمیل کی ہے۔

(۳) میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جس قدر خدا کا نام اہل اسلام میں لیا جاتا ہے۔ دیگر مذاہب والے اس کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچ سکے۔ یہ اندھی دُنیا راستبازوں کو دیکھ نہیں سکتی۔ چندو لال نے گورو ارجن داس کو نہایت بے رحمی سے مار کر کیا کر لیا۔ یہی کہ اپنا ناش کر لیا۔ مجھے اکالی صاحبان بزور شمشیر اسلام سے منکر کرانا چاہتے ہیں یہ ہرگز نہ ہوگا انشاءاللہ یہی لوگ کہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا لیکن میں دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے لئے انعام رکھے جاتے ہیں۔ کیا مسلمانوں نے مجھے کیچ اور تلوار دکھا کر اسلام کا شیدائی بنایا؟ کیا مسلمانوں نے بھی میرے سر کے لئے انعام رکھا؟

(۴) گرنتھ صاحب جی آد کو کیا تک آپ جواب دیتے رہینگے۔ جوڑ میلا کا میلا قریب آرہا ہے۔ سو چولہ صاحب پر بھی گورو نانک جی نے وہی اسلامی نماز ہی جس کی بابت گرنتھ صاحب میں تاکید فرمائی۔ اور اسمیں کلمہ اور نماز گذارنیوالے کو حاجی قرار دیا ہے

. . . .

. . . .

. . . . اور نماز کے منکر

کو کافر قرار دیا ہے۔ مگر جپ جی صاحب کے تارک کو کافر قرار نہیں دیا۔ اے سچائی ڈھل منگر جی! آپ پر افسوس کہ آپ نے گرنتھ صاحب اور چولہ صاحب دونو کا انکار کر کے آئیندہ نسل کی گمراہی اور بے ایمانی کا بوجھ اپنی گردن پر اٹھا لیا۔ سچ کہو۔ اگر میں اور تم دونوں گرو صاحب کے سامنے پیش ہوں۔ تو کون مجرم اور دوزخی قرار پاوے گا۔ کیا کڑا۔ کیس۔ کچھ۔ کرپان۔ کنگھا کے منکر کو دوزخی کہا گیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہاں نماز روزہ نبی کی پیروی کے تارک کو دوزخی کہا ہے۔

(۵) گرو گرنتھ صاحب جی آدمیں فرمایا ہے۔ کہ برکت تنکو اگلی جو پڑھسے رہن درود۔ پہلا محلہ۔ یعنی اگلے جہانمیں درود پڑھنے والوں کو ہی برکت ملیگی۔ اے سردار صاحبان اور خالصہ بہادرو۔ کہیں گرنتھ صاحب جی پڑھنے والے کو آخرت میں برکت ملیگی۔ اب آپ ہی فرماویں۔ جس نے اگر نماز میں درود پڑھ لیا تو کیا واجب القتل ہو گیا ہوں۔ گرو صاحب کے بچن یاد کر کے مجھ پر ہاتھ اٹھانا آخر ہر ایک نے جان پرشو کے سپرد کرنی ہے۔ میرا تو یہی درد ہے۔ صبر صبوری نانک ورگا ہے لیکھا۔ مگر افسران سرکاری کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ اکالیوں کی کارستانیاں دیکھیں۔ اور پاپی لوگوں کی خبر رکھیں۔ ہاں مجھ میں ایک قصور ضرور ہے۔ اور وہ یہ کہ میں نام نہاد سکھوں کی طرح جھٹکے کو سنکھ دھرم سالہ میں جا کر نہیں بجاتا۔ بلکہ گرو نانک جی کی طرح کن وچ انگلیاں پا کے نانک دتی بانگ کا مقلد ہوں۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں۔ کہ گرنتھ صاحب کی کس تک اور صفحہ اور محلہ میں سنکھ کا حکم ہے۔ یا ناحق بت پرست ہندوؤں کی کاسہ لیسی مجھ سے کروا کر مجھے بھی پاپی بنانا چاہتے ہو۔ کیا ہمارے ہی میرے دشمن بن گئے ہیں۔ یارو! کوئی تو گرو نانک جی اور ان کے بچنوں کا ساتھ دیوے۔ ہندو ہرگز نہ بنو۔ اور سنکھ کو بت پرستی کے گڑھے میں پھینک دو۔ کیونکہ تم ہندو نہیں ہو۔

(۶) اے پیارے بھائیو۔ گرو نانک جی نے حیات خاں کے دکی کرکے چھوت چھات کو دفع کیا۔ آپ بھی ایسا ہی کریں۔ بالآخر میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ مذہبی سکھوں کی رہائی اسلام میں ہی ہے۔ مبارک ہے وہ جو آج آدمیوں میں آ بیٹھے۔ اے میری قوم! کیا ابھی تیری غلامی کے دن نہیں گذر رہے۔ تو انتظار کنوئیں میں کب تک گری رہیگی۔ تمام قومیں ترقی کے میدان میں گامزن ہیں۔ لیکن تو نام نہاد سکھوں کی لاتوں میں ٹھکتی ہے۔ اور وہ تجھے کتے کی طرح دھتکارتے ہیں اس آزادی کے زمانہ میں بھی اگر تو نے اپنی نالائق حرکات سے توبہ نہ کی۔ اور نہ کلنک اوتار کے چرنوں میں نہ گری۔ تو یاد رکھ پھر تیری تمام امیدوں پر پانی پھر جاویگا۔ اے بھائیو! تم کمیں نہیں ہو۔ پر میشور نے پیدائش کے وقت تمہارے بدن پر شودر پنے کی مہر نہیں لگا دی۔ دیکھو! اگر تم احمدی مسلمان بنکر میدان میں آ جاؤ۔ تو کل ہی تمہاری دوکانیں کھل جاوینگی۔ اور ہندو اور دیگر اقوام تمہاری دست نگر ہونگی۔ اب تم ہزار شبد پڑھو ہزار جپ جی اور گرنتھ صاحب کو رٹو۔ پھر بھی تم گندے ہو اور مردار کتے سے بدتر ہو۔ تمہارے بزرگ دوسرے سکھوں سے زیادہ بہادر تھے۔ تم کیوں ڈرپوک بن گئے ہو۔ اگر وہ تم سے اپنا کام نہیں کرائینگے تو مت ڈرو۔ کیونکہ چند روز کے بعد وہ تمہیں خود کام کیلئے منتیں کر کے بلائینگے۔ جب سے انگریزی حکومت ہمارے ملک میں آئی ہے۔ ہماری قوم کیلئے گویا رات دن بن گئی ہے۔ گورنمنٹ نے درباروں میں ہمیں کرسی نشین بنایا فوجوں میں عہدے دیئے۔ اور علاقہ بار میں مربعے عطا فرمائے ہمارا ذرہ ذرہ اس مادر مہربان گورنمنٹ انگلشیہ کیلئے دعا کر رہا ہے۔ اگر کوئی ملکی دوست حاکم ہوتا۔ تو مسلمان ہوتے ہی میرے پرخچے اڑ جاتے۔ اسلئے میں گورنمنٹ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(خزان سنگھ احمدی)

موضع ساماں ضلع کیمبل پور میں کامیاب مباحثہ
غیر احمدی علماء کی حالت زار

مقام ساماں ضلع کیمبل پور میں ایک رئیس شیخ محمد غوث صاحب جو کہ خلافت کمیٹی ضلع کیمبل پور کے اعلیٰ رکن تھے اور خاندانی آدمی ہیں۔ انکے احمدی ہونے پر علاقہ چھچھ کے تمام علماء نے ملکر ایک شور مخالفت برپا کر دیا۔ جسکو مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل ضلع کیمبل پور میں منگوائے گئے۔ ۲۸ جنوری کو وفات و حیات مسیح اور صداقت مسیح موعود پر بحث قرار پائی۔ ۲۵ کے قریب غیر احمدی مولوی اکٹھے ہوئے تھے۔ ایک رئیس غیر احمدی صدر مقرر ہوئے۔ مولوی ظہور حسین صاحب جب وفات مسیح کے مسئلہ پر روشنی ڈالنے کیلئے کھڑے ہوئے۔ تو ایک مولوی صاحب کہنے لگے۔ کہ پہلے دعویٰ اور دعوے کی تعریف اسکے شرائط مفرد مرکب کے معنے بتاؤ۔ پھر اسکے بعد جب ان اصطلاحات کی تفصیل ہو جائیگی۔ تو وفات و حیات کے مسئلہ پر گفتگو ہو گی۔ امیر صدر جلسہ اور دیگر معزز غیر احمدی اصحاب نے انکو روکا مگر وہ نہ رکے۔ بالآخر ایک صاحب نے جو اس گاؤں کے بڑے رئیس تھے عبدالقادر صاحب ہیں۔ انہوں نے مولوی ظہور حسین صاحب کو کہا۔ کہ آپ وفات مسیح ثابت کریں۔ ہم اپنے علماء سے منوالینگے۔ تب مولوی صاحب کھڑے ہوئے اور آدھ گھنٹہ میں بوضاحت وفات مسیح پر قرآن شریف و حدیث شریف سے روشنی ڈالی۔ جب وقت ختم ہو گیا۔ تو صدر جلسہ نے اپنے علماء کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ اب آپ اٹھ کر حیات مسیح نصف گھنٹہ میں ثابت کریں۔ اور احمدی مولوی فاضل کے دلائل کو توڑیں۔ پانچ چھ منٹ تک تو ہم کے تمام علماء خاموش رہے۔ آخر ایک نے کہا۔ کہ بحث بدون تفصیل اصطلاحات مناظرہ ناممکن ہے اس پر جب لوگوں نے انکو بہت روکا۔ تو ایک اور مولوی صاحب اٹھے تاکہ کچھ بیان کریں۔ مگر دوسرے مولوی صاحب نے اس کو کہا کہ آپ نہ بولیں جبتک اصطلاحات کی تفصیل نہ ہو جائے۔ اس پر انہیں سے ایک گھبرا کر بولا۔ کہ مجھکو بولنے دو۔ ورنہ یہ لوگ قادیانی ہو جائینگے۔ (یہ بھی ایک عجیب منظر تھا۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا) چنانچہ مولوی صاحب آدھ گھنٹہ بولے۔ اور پھر وہی مولوی صاحب جو بحث کو ناممکن قرار دیتے تھے۔ کھڑے ہو بولنے لگے۔ ہم نے باوجود شرط مباحثہ کے خلاف ہونے کے بولنے دیا۔ سوا گھنٹہ جب دونوں مولوی صاحب بول چکے۔ پھر مولوی ظہور حسین صاحب انکی تردید کیلئے اٹھے۔ ابھی چھ سات ہی منٹ گذرے تھے۔ کہ تمام علماء نے کھڑے ہو کر شور ڈال دیا۔ کہ ہم طرح اس مولوی کو نہیں بولنے دینگے کیونکہ یہ تو ہمارے آدمیوں پر اثر ڈال کر ان کو قادیانی بنا دیگا۔ جس پر کہ صدر جلسہ اور دیگر نے ان کو ہر چند منع کیا۔ اور کہا کہ انکے بعد آپکو وقت دیا جائیگا آپ اعتراض کریں۔ مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ مباحثہ کو اسی بند کرنا پڑا جس کا تمام معززین اور فہمیدہ طبقہ پر خصوصاً پر بہت ہی اثر پڑا (خاکسار حکیم محمد بخش احمدی امیر جماعت کیمبل پور)

وصیت نمبر ۲۱۱۰

میں مریم زوجہ مرزا محمود احمد قوم سید سکنہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک ہزار روپیہ مہر ہے اور مالیہ کا زیور ہے۔ اور ایک ہزار روپیہ نقد ہے۔ جو میں نے ایک کام پر لگایا ہوا ہے۔ اس جائداد میں سے ۱/۶ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میں اپنی زندگی میں اپنے حصہ وصیت کو ادا نہ کروں۔ تو اس جائداد میں سے یا اور منقولہ جائداد میں سے جو میرے مرنے پر میری ملکیت میں ثابت ہو۔ چھٹا حصہ میرے ورثا صدر انجمن احمدیہ کو حسب ہدایات حضرت مسیح موعود علیہ السلام خرچ کرنے کے لئے دے دیں۔ اور اس کے علاوہ میں یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائداد غیر منقولہ اگر میرے مرنے پر کوئی ثابت ہو تو اس میں سے دسویں حصہ کی قیمت یا دسواں حصہ جائداد کا صدر انجمن احمدیہ کو مذکورہ بالا اغراض کے لئے دیا جاوے۔

گواہ شد: (حضرت) مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح ثانی)

موصیہ: مریم

گواہ شد: سید عبد الستار شاہ بقلم خود ۱۰/۲/۲۴

وصیت نمبر ۲۱۱۹

میں کرم الٰہی ولد عمر الدین قوم جٹ رانجھہ سکنہ کرم پور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی حصہ جائداد یا اس کی قیمت اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ تو اس قدر حصہ وصیت کردہ سے منہا ہو جاویگی۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔

زمین نہری مستقل ملکیت ما ما صہ گھماؤں قیمتی ما لکہ روپیہ۔ عارضی ملکیت تاحیات بائیس پچاس گھماؤں قیمتی ما صہ کو خریدی گئی تھی۔ اور قیمت مال مویشی معہ اسباب خانگی ا ما صہ واقعہ قصبہ کرم پورہ شمولہ جسلانی۔ اور ایک قطعہ دوکان واقعہ منڈی ... بوٹن قیمتی الصلہ تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ اور لعہ گھماؤں اراضی زراعتی قیمتی للعہ ما صہ اور زمین سفید قیمتی ایک ہزار روپیہ۔ اور ایک کنال ۵ مرلے زمین جس پر مکان تیار ہو رہا ہے یعنی العہ واقعہ قادیان خرید کردہ کھاتہ مرزا اکرم بیگ والا۔ کل جائداد مذکورہ بالا قیمتی ما لکے روپیہ ہے۔ اس جائداد کے علاوہ اگر کوئی جائداد میں پیدا کروں۔ یا مجھے کسی ذریعہ سے حاصل ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ پر یہی وصیت حاوی ہوگی۔ ۳۰ جنوری ۱۹۲۴ء

گواہ شد: عطا محمد محرر دفتر ناظر اعلیٰ۔

العبد: کرم الٰہی بقلم خود ۳/۲/۲۴

گواہ شد: محمد ابراہیم بقاپوری بقلم خود

وصیت نمبر ۲۰۶۵

میں اللہ جوایا ولد میاں عبد الرحیم قوم نگول خواجہ سکنہ چنیوٹ ضلع جھنگ حال وارد آگرہ دھوبی کٹار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ منقولہ اس وقت یہ ہے۔ ۱/۲ حصہ مکان پختہ چار منزلہ واقعہ محلہ نگوال مشہور حویلی سردخانے والی چنیوٹ ضلع جھنگ اور ایک دوکان سالم پختہ ایک منزلہ واقعہ بازار کلاں چنیوٹ ضلع جھنگ۔ و ایک سفید زمین واقعہ محلہ دار الفضل قادیان ۱۵ مرلے ہے۔ اور غیر منقولہ میرے پاس اس وقت للعہ روپیہ اندازہ کا کاروبار میں ہے۔ اور مبلغ دو ہزار کے اس وقت زیور موجود ہیں۔ اس مذکورہ بالا جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتا ہوں۔ اگر اس جائداد مذکورہ کے علاوہ کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میری ثابت ہو۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ فقط

عاجز اللہ جوایا۔ مالک دوکان شیخ اللہ جوایا ظہور احمد۔ سوداگران چرم دھوبی کٹار۔ آگرہ ۲/۲/۲۴

گواہ شد: گلزار محمد بقلم خود۔

گواہ شد: شمس الدین منیجر دینی شو فکٹری نکونیہ بازار آگرہ

وصیت نمبر ۲۱۰۴

میں محمد عبد اللہ ولد کریم بخش قوم ارائیں۔ سکنہ سنور۔ حال مہاجر قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ موضع سنور ریاست گورنمنٹ پٹیالہ اراضی معہ چاہی و بارانی ۱۲ کے ہے یعنی چاہی ۱۹ ہے بارانی ۱۷ جو قابل کاشت اور اس وقت مزروعہ ہے۔ المرقوم یکم اگست ۱۹۲۳ء

گواہ شد۔ خاکسار محمد دین احمدی قادیانی بقلم خود

العبد۔ خاکسار محمد عبد اللہ احمدی سنوری۔ مہاجر قادیان دار الامان

گواہ شد: رحیم بخش۔ ایم۔ اے

وصیت نمبر ۱۹۹۱

میں فضل حسین ولد جان علی خاں قوم افغان سکنہ احمد آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) میری موجودہ جائداد اس وقت کچھ نہیں۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا (۳) اگر کوئی

معاملاتِ ہند پر صاحب وزیرِ ہند کا بیان

لارڈ آلیور صاحب نے ۲۶ر فروری کو ہندوستان کے معاملات پر جو بیان انگلستان کے دارالامرا میں دیا۔ اس کی خاص خاص باتیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

جنرل ڈائر آپ نے کہا۔ کہ مجھے بھی امرتسر کے سے فسادات کا تجربہ ہے۔ اگر میرا کوئی افسر جنرل ڈائر کی سی حرکت کرتا۔ تو اسے فوراً معزول کر دیا جاتا۔

حادثہ جیتو حادثہ جیتو کے متعلق کہا۔ اخبارات کے ذریعہ جیتو کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جہاں بہت سے سکھ مارے گئے۔ ایسے واقعات بہت برا اثر رکھتے ہیں۔ اور بہت سے ہندوستانیوں کو انگریزوں کے رویہ کا مخالف بنا دیتے ہیں۔

مسٹر لائڈ جارج ہندوستان میں بے چینی کے وجوہات بیان کرتے ہوئے کہا۔ مسٹر لائڈ جارج کی تقریر اس ضمن میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ جسے ہندوستان میں فولادی تقریر کا خطاب دیا جاتا ہے۔ آپ نے کہا تھا۔ کہ ہندوستان کی حکومت کو خواہ کتنا ہی مضبوط کر دیا جائے۔ برطانوی لوگوں کی ملازمتوں کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہے گا۔ یہ بیان ۲۰ر اگست ۱۹۱۷ء کے اعلان کے بالکل منافی تھا۔ اگر آپ ہندوستان کو حکومت خود اختیاری دینا چاہتے ہیں۔ تو سول سروس ہمیشہ کے لئے برطانیوں سے مختص نہیں رہ سکتی۔

محصول نمک حکومت ہند نے اپنے بجٹ کا توازن قائم رکھنے کے لئے محصول نمک کو دوگنا کرنا چاہا۔ مجلس وضع قوانین نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ حکومت کو شاہی حکومت کی پناہ لینی پڑی۔ ہندوستانیوں نے اس امر کو زبردست توہین خیال کیا۔ کیونکہ جمہوری حکومتوں کا نظریہ یہی ہے۔ کہ نمائندگی کے بغیر محاصل عائد نہ کئے جائیں اور محاصل عائد کرنے کے لئے لوگوں کے نمائندے فیصلہ کیا کریں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ فرانس میں بھی محصول نمک ہی کے باعث بغاوت ہوئی تھی۔ نمک کا محصول بڑھانا ہندوستان میں نہایت ہی خطرناک بات تھی۔

کینیا۔ ایک اور بداعتمادی کی وجہ بیان کرتے ہوئے لارڈ آلیور نے مسئلہ کینیا کا تذکرہ کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ ہندوستانیوں کو اس مسئلہ پر بھی ناانصافی کی شکایت ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ ملک معظم کی حکومت اور وزیر مستعمرات ان تمام امور پر اچھی طرح غور کریں گے۔

مسٹر گاندھی کی رہائی مسٹر گاندھی کی رہائی کے متعلق کہا۔ میں اس امر پر خوش ہوں۔ کہ میری جماعت کو مسٹر گاندھی کی رہائی سے مسرت حاصل ہوئی ہے۔ کیونکہ ایسی اعلیٰ ہیرٹ رکھنے والے شخص کو مجرموں کی طرح قید رکھنا افسوسناک امر تھا۔

سکھ آپ نے سکھوں کی بہت تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ یہ ایک مذہبی فرقہ ہے۔ اور نہایت شریف قوم ہے کچھ عرصہ ہوا۔ اس قوم میں مذہبی اصلاح شروع ہو گئی کیونکہ ان کے گوردواروں پر مہنت قابض تھے۔ جو وہاں طرح طرح کے جرائم کے مرتکب ہوتے تھے۔ پہلے اصلاح کرنے والے سکھوں نے تشدد کا استعمال کیا۔ اس کے جواب میں مہنتوں نے بھی ایک جگہ سکھوں کا قتل عام کر دیا قصہ مختصر آخری حادثہ (جیتو) بھی اسی لئے اختراع کیا گیا تھا۔ تاکہ حکومت کو بدنام کرنے کی وجہ نکالی جائے۔ مہاراجہ نابھہ کی معزولی سے فائدہ اٹھایا گیا۔ یہ مہاراجہ بہت بددین حاکم تھا۔ کئی سال تک ہم نے مداخلت نہ کی۔ اس نے رعایا پر بہت ظلم کئے تھے۔ عدالتی طور پر فیصلہ کیا گیا۔ اور مہاراجہ کو معزول کر دیا گیا۔ مہاراجہ تو اس امر پر رضامند ہو گیا۔ لیکن امرتسر کی انقلاب پسند جماعت نے اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اخبارات نے لکھا۔ کہ حکومت نے ظلم کیا۔

انگلستان کی حکومت صدیوں کے تجربہ کی بنا پر **سوراجیہ** اور یورپ و امریکہ کی تاریخ کے مطالعہ کے بعد آئینی جمہوریت کے اصول و ضوابط سے واقف ہو گئی ہے۔ اور ہماری رائے ہے۔ کہ ہندوستان میں ابھی وہ حالات پیدا نہیں ہوئے۔ جن سے کسی ایسے نظام کے پائیداری سے چلنے کی توقع ہو۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر گول میز کی کانفرنس نے یا شاہی کمیشن نے ایسے شدید تغیرات کی سفارش بھی کی تو گورنمنٹ کی جانب سے انہیں منظور نہ کیا جائے گا۔ لیکن پھر بھی گورنمنٹ اس امر پر تیار ہے کہ وہ مناسب تجاویز پر غور کرے۔ اور سوراجیوں کے طرز عمل سے جو موقع ملا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائے۔

ضروری خبریں

چونکہ بعض ضروری خبریں تا حال اخبار میں شائع نہیں ہوئیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ وہ پرانی ہو چکی ہیں درج کی جاتی ہے۔ تاکہ ناظرین فروری واقعات سے آگاہی حاصل کر سکیں (ایڈیٹر)

— مسٹر گاندھی کے متعلق حکومت بمبئی کو یہ طبی مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ ان کو کم از کم چھ مہینے ساحل سمندر کے قریب رہنا چاہیئے۔ اور ایک طویل عرصہ تک آرام کی ضرورت ہے۔ اس وجہ سے حکومت ہند کی رضامندی سے حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا۔ کہ زیر دفعہ ۴۰۵ ضابطہ فوجداری ان کی سزا کے باقی حصہ کو معاف کر دیا جائے۔ چنانچہ ۵ فروری کی ۱۵ بجکر ۳ منٹ شب کو حکومت بمبئی نے مسٹر گاندھی کی غیر مشروط رہائی کے احکام جاری کر دیئے۔ مسٹر گاندھی ابھی تک کرنل میڈرک کے زیر علاج ہیں۔ ان کے زخم سے تھوڑی بہت رطوبت ابھی جاری ہے۔

— حادثہ جیتو کے متعلق سرکاری اعلان میں لکھا گیا ہے۔ کہ گوردوارہ جیتو میں داخلہ کے متعلق ناظم ریاست نابھہ نے جو حکم جاری کیا تھا۔ اکالیوں نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اور ۲۱ فروری کو پانسو کا جتھہ معہ چھ ہزار اکالیوں کے جیتو کو چڑھا۔ چھ ہزار اکالی۔ لاٹھیوں چھویوں۔ بھالوں اور آتشیں اسلحہ سے مسلح تھے۔ ناظم ریاست نے روکا۔ اور نہ رکنے پر گولی چلانے کی دھمکی دی جس کی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔ اس اثنا میں اکالیوں کی طرف سے ایک گولی چلائی گئی۔ جو نابھہ کے ایک دیہاتی کو لگی۔ اس پر ناظم نے لیڈروں پر ایک نشانے کے تین فائر کرنے کا حکم دیا۔ پھر اکالیوں نے فوج پر تیزی سے گولی چلائی۔ مگر اس رسالہ کے دس پیدل سپاہیوں نے فائر کر کے اکالیوں کے جتھے کو روک دیا۔ گولی چلنے کے بعد ڈاکٹر کچلو اور پروفیسر گڈوانی موٹر پر سوار موقع پر پہنچے۔ انہیں گرفتار کر دیا گیا۔ نقصان جان ۱۴ ہلاک ۳۴ زخمی ہوئے۔

— دہلی کی خبر ہے۔ کہ جمیاسہ میں عدم ادائے ٹیکس کی مہم شروع ہو گئی ہے۔ متعدد لیڈروں کو قید کر دیا گیا ہے اہم تغیرات کی توقع ہے۔

معاملات ہند پر جناب وزیر ہند کا بیان

لارڈ آلیور صاحب نے ۲۶ فروری کو ہندوستان کے معاملات پر جو بیان انگلستان کے دارالامرا میں دیا۔ اس کی خاص خاص باتیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

جنرل ڈائر آپ نے کہا۔ کہ مجھے بھی امرتسر کے سے فسادات کا تجربہ ہے۔ اگر میرا کوئی افسر جنرل ڈائر کی سی حرکت کرتا۔ تو اسے فوراً معزول کر دیا جاتا۔

حادثہ جیتو حادثہ جیتو کے متعلق کہا۔ اخبارات کے ذریعہ جیتو کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جہاں بہت سے سکھ مارے گئے۔ ایسے واقعات بہت برا اثر رکھتے ہیں۔ اور بہت سے ہندوستانیوں کو انگریزوں کے رویہ کا مخالف [illegible] ہیں۔

ہندوستان میں بے چینی کے وجوہات بیان [illegible]ج کرتے ہوئے کہا۔ مسٹر لائڈ جارج کی تقریر [illegible] اہمیت رکھتی ہے۔ جسے ہندوستان میں [illegible]ناب دیا جاتا ہے۔ آپ نے کہا تھا۔ کہ ہندوستانی [illegible] حکومت کو خواہ کتنا ہی مضبوط کر دیا جائے۔ برطانوی نوجوانوں کی ملازمتوں کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہے گا۔ یہ بیان ۲۰ اگست سنہ ۱۹۱۷ء کے اعلان کے بالکل منافی تھا۔ اگر آپ ہندوستان کو حکومت خود اختیاری دینا چاہتے ہیں۔ تو سول سروس ہمیشہ کے لئے برطانیوں سے مختص نہیں رہ سکتی۔

محصول نمک حکومت ہند نے اپنے بجٹ کا توازن قائم رکھنے کے لئے محصول نمک کو دوگنا کرنا چاہا۔ مجلس وضع قوانین نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ حکومت کو شاہی حکومت کی پناہ لینی پڑی۔ ہندوستانیوں نے اس امر کو زبردست توہین خیال کیا۔ کیونکہ جمہوری حکومتوں کا نظریہ یہی ہے۔ کہ نمائندگی کے بغیر محاصل عائد نہ کئے جائیں اور محاصل عائد کرنے کے لئے لوگوں کے نمائندے فیصلہ کیا کریں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ فرانس میں بھی محصول نمک ہی کے باعث بغاوت ہوئی تھی۔ نمک کا محصول بڑھانا ہندوستان میں نہایت ہی خطرناک بات تھی۔

۔ ایک اور بد اعتمادی کی وجہ بیان کرتے ہوئے

لارڈ آلیور نے مسئلہ کینیا کا تذکرہ کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ ہندوستانیوں کو اس مسئلہ پر بھی ناانصافی کی شکایت ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ ملک معظم کی حکومت اور وزیر مستعمرات ان تمام امور پر اچھی طرح غور کریں گے۔

مسٹر گاندھی کی رہائی مسٹر گاندھی کی رہائی کے متعلق کہا۔ میں اس امر پر خوش ہوں۔ کہ میری جماعت کو مسٹر گاندھی کی رہائی سے مسرت حاصل ہوئی ہے۔ کیونکہ ایسی اعلیٰ سیرت رکھنے والے شخص کو مجرموں کی طرح قید رکھنا افسوسناک امر تھا۔

سکھ آپ نے سکھوں کی بہت تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ یہ ایک مذہبی فرقہ ہے۔ اور نہایت شریف قوم ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ اس قوم میں مذہبی اصلاح شروع ہو گئی کیونکہ ان کے گوردواروں پر مہنت قابض تھے۔ جو وہاں طرح طرح کے جرائم کے مرتکب ہوتے تھے۔ پہلے اصلاح کرنے والے سکھوں نے تشدد کا استعمال کیا۔ اس کے جواب میں مہنتوں نے بھی ایک جگہ سکھوں کا قتل عام کر دیا۔ قصہ مختصر آخری حادثہ (جیتو) بھی اسی لئے اختراع کیا گیا تھا۔ تاکہ حکومت کو بدنام کرنے کی وجہ نکالی جائے۔ مہاراجہ نابھہ کی معزولی سے فائدہ اٹھایا گیا۔ یہ مہاراجہ بہت بدچلن حاکم تھا۔ کئی سال تک ہم نے مداخلت نہ کی۔ اس نے رعایا پر بہت ظلم کئے تھے۔ عدالتی طور پر فیصلہ کیا گیا۔ اور مہاراجہ کو معزول کر دیا گیا۔ مہاراجہ تو اس امر پر رضامند ہو گیا۔ لیکن امرتسر کی انقلاب پسند جماعت نے اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اخبارات نے لکھا۔ کہ حکومت نے ظلم کیا۔

سوراجیہ انگلستان کی حکومت صدیوں کے تجربہ کی بنا پر اور یورپ و امریکہ کی تاریخ کے مطالعہ کے بعد آئینی جمہوریت کے اصول و ضوابط سے واقف ہو گئی ہے اور ہماری رائے ہے۔ کہ ہندوستان میں ابھی وہ حالات پیدا نہیں ہوئے۔ جن سے کسی ایسے نظام کے پائداری سے چلنے کی توقع ہو۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر گول میز کی کانفرنس نے یا شاہی کمیشن نے ایسے شدید تغیرات کی سفارش بھی کی۔ تو گورنمنٹ کی جانب سے انہیں منظور نہ کیا جائے گا۔ سیکرٹری [illegible] بھی گورنمنٹ اس امر کو سمجھتی ہے۔ کہ وہ مناسب تجاویز پر غور [illegible] کرے۔ اور سوراجیوں کے عروج سے جو موقع ملا ہے۔ اس سے [illegible]

ضروری خبریں

چونکہ بعض ضروری خبریں تا حال اخبار میں شائع نہیں ہوئیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ وہ پرانی ہو چکی ہیں درج کی جاتی ہیں۔ تاکہ ناظرین ضروری واقعات سے آگاہی حاصل کر سکیں۔ (ایڈیٹر)

— مسٹر گاندھی کے متعلق حکومت بمبئی کو یہ طبی مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ ان کو کم از کم چھ مہینے ساحل سمندر کے قریب رہنا چاہئے۔ اور ایک طویل عرصہ تک آرام کی ضرورت ہے۔ اس وجہ سے حکومت ہند کی رضامندی سے حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا۔ کہ زیر دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری ان کی سزا کے باقی حصہ کو معاف کر دیا جائے۔ چنانچہ ۵ فروری ۱ بجکر ۳۵ منٹ شب کو حکومت بمبئی نے مسٹر گاندھی کی غیر مشروط رہائی کے احکام جاری کر دیئے۔ مسٹر گاندھی ابھی تک کرنل میڈاک کے زیر علاج ہیں۔ ان کے زخم سے تھوڑی بہت رطوبت ابھی جاری ہے۔

— حادثہ جیتو کے متعلق سرکاری اطلاع میں لکھا گیا ہے۔ کہ گوردوارہ جیتو میں داخلہ کے متعلق ناظم ریاست نابھہ نے جو حکم جاری کیا تھا۔ اکالیوں نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اور ۲۱ فروری کو پانسو کا جتھہ مع چھ ہزار اکالیوں کے جیتو کو چڑھا۔ چھ ہزار اکالی۔ لاٹھیوں چھویوں۔ بھالوں اور آتشیں اسلحہ سے مسلح تھے۔ ناظم ریاست نے روکا۔ اور نہ رکنے پر گولی چلانے کی دھمکی دی جس کی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔ اس اثنا میں اکالیوں کی طرف سے ایک گولی چلائی گئی۔ جو نابھہ کے ایک دیہاتی کو لگی۔ اس پر ناظم نے لیڈروں پر ایک شاٹ کے تین فائر کرنے کا حکم دیا۔ پھر اکالیوں نے فوج پر تیزی سے گولی چلائی۔ مگر اس رسالہ کے دس پیدل سپاہیوں نے فائر کر کے اکالیوں کے جتھے کو روک دیا۔ گولی چلنے کے بعد ڈاکٹر کچلو اور پروفیسر گڈوانی موٹر پر سوار موقع پر پہنچے۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ نقصان جان ۱۴ ہلاک ۳۴ زخمی ہوئے۔

— نیروبی کی خبر ہے۔ کہ ممباسہ میں عدم ادائے ٹیکس کی مہم شروع ہو گئی ہے۔ متعدد لیڈروں کو قید کر دیا گیا ہے اہم تغیرات کی توقع ہے

—— دہلی ۲۵ فروری کے اجلاس مجلس قوانین ہند میں پنڈت مالویہ نے جیتوں کے واقعہ کے متعلق بحث کی اجازت طلب کی جو ضابطہ ۱۲ اور ۲۳ کی رو سے ریاست کے متعلق ہونے کی وجہ سے مسترد کی گئی۔ اس پر پنڈت مالویہ اور بعض اور سوراجی ممبر اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

—— آج کل ایک ترکی وفد اسلئے ہندوستان کا دورہ کر رہا ہے کہ اناطولیہ کے ترکی محبوسین کی امداد کے لئے چندہ جمع کرے۔ وہ اس کا قیام تین ماہ تک ہندوستان میں ہوگا۔ وائسرائے بہادر نے ایک ہزار اور مسٹر محی الدین جمال تاجر مدراس نے ایک لاکھ روپیہ چندہ دیا۔

—— گورنمنٹ پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے لئے جو غیر آئینی جماعت ہے جو شخص چندہ دیگا یا وصول کریگا۔ قانون فوجداری کے ماتحت مجرم قرار دیا جائے گا۔

—— مجلس عاملہ خلافت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سیٹھ چھوٹانی نے خلافت فنڈ کے روپیہ کے عوض جو کارخانے دیئے تھے وہ انجمن ہلال احمر کے حوالے کر دیئے جائیں۔ کارخانہ کی مشینری وغیرہ کو سمرنا تک لے جانے کے اخراجات مجلس مرکزیہ خلافت ہند برداشت کرے گی۔

—— مصر کی خبر مظہر ہے۔ کہ مصری حکومت کے نمائندگان نے ۱۴ فروری کو بادشاہ طوطن خامن فرعون کے مقبرہ پر قبضہ کر لیا۔ اور وہاں کا انتظام کیا گیا۔ ازاں بعد نئے تالے لگا دیئے گئے۔ اور مقبرہ کے دروازے بند کر دیئے گئے۔

—— لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس ۲۷ فروری میں یہ قانون پاس ہو گیا ہے۔ کہ دفعات ۳۷۶ و ۳۷۵ تعزیرات ہند کے ماتحت لڑکیوں کے سن بلوغت کو پہنچنے کی عمر بجائے ۱۳ سال کے ۱۴ سال کی قرار دیجائے۔

—— مدراس کی خبر ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد کو حکومت مغلیہ سے آزاد ہوئے دو سو برس گذر چکے ہیں۔ اس کی یادگار میں ایک جشن مارچ کے مہینہ میں منایا جائیگا۔

—— حیدر آباد سندھ کی ۲۷ فروری کی خبر ہے۔ کہ آریہ سماج کے سیکرٹری اور پرچارکوں کو خاص خاص ابادی [illegible] کے ڈیروں کے نزدیک مجمعوں میں تقریر کرنے سے مجسٹریٹ نے بوجہ اندیشہ خلل امن ممانعت کر دی ہے۔

—— جس وقت اکالیوں کا شہیدی جتھا جیتو کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس وقت ریاست پٹیالہ نے ذیل کا حکم شائع کیا تھا۔ کہ رعایائے پٹیالہ جتھے کی قسمولیت اور ہمدردی سے قطعی پرہیز کرے۔ اور کسی قسم کی ہمدردی کے لئے مظاہرہ کرنا ممنوع ہے۔ اور ایسا کرنے والا شخص سخت سزا کا مستوجب ہوگا۔

—— شرومنی کمیٹی نے اپنا نمائندہ مسٹر گاندھی کے پاس روانہ کیا ہے۔ کہ وہ مسٹر موصوف کے سامنے صحیح واقعات پیش کرے۔ اور ان کے شکوک رفع کرے۔

—— قسطنطنیہ ۲۶ فروری خلیفۃ المسلمین کے مذہبی اور سیاسی اختیارات کی علیحدگی اور قانون خاندان کے متعلق حکومت کے دستور میں جو فقرات شامل کئے گئے ہیں۔ ان پر عوام میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ حالت تشویش انگیز ہو رہی ہے۔ کل مجلس ملیہ کے اجلاس میں خلیفۃ المسلمین کے خاندان پر پر زور نکتہ چینی کی گئی۔ اس نکتہ چینی پر ایک طوفان بپا ہو گیا۔

—— قسطنطنیہ ۲۵ فروری خلیفۃ المسلمین کے وظیفہ میں بقدر ایک لاکھ پونڈ تخفیف کر دی گئی تھی۔ اس کے خلاف حکومت انگورہ سے اپیل کی گئی۔ مگر حکومت نے اسے قبول نہ کیا۔ اخبارات کا بیان ہے۔ کہ انگورہ میں خیال ہے۔ کہ دیگر اسلامی ریاستیں بھی خلافت کے مصارف کا بار برداشت کریں۔ چنانچہ یہی جواب خلیفۃ المسلمین کی خدمت میں روانہ کیا گیا۔

—— امرتسر کی خبر ہے۔ کہ گوردوارہ بھائی پھیرو میں جتھوں کی روانگی اور وہاں گرفتاری جاری ہے۔ ۲۶ فروری تک گرفتاریوں کی تعداد ۲۶۵ تک پہنچ چکی ہے۔

—— ۲۸ فروری کو چار بجے شام امرتسر سے دوسرا شہیدی جتھا جیتو اور گوردوارہ گنگسر کو روانہ ہو گیا اس جتھے کی روانگی بڑی شان سے عمل میں آئی۔ جتھے والوں نے اکال تخت میں بے تشدد رہنے کی قسم کھائی بعض خواتین نے بہت محبت اور جوش سے ان کو رخصت کیا۔

—— ریاست نابھ سے ہے۔ کہ ریاست کپورتھلہ کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ فوجی اخراجات کے باعث ریاست کپورتھلہ کی آزمودہ وفاداری اور اعلیٰ انتظام کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ حکومت ہند نے ریاست کا کل خراج جو خزانہ عامرہ میں ادا کیا جاتا تھا۔ معاف کر دیا ہے۔

—— منگلور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہندوؤں کے نو خیز بدعت پسند فرقہ نے دلت جاتیوں کے ہندوؤں کو عام مندروں میں داخل کرانا چاہا۔ مگر راسخ الاعتقاد سناتنیوں نے اس پر اعتراض کیا۔ اس پر بلوہ ہو گیا جس میں طرفین کے بہت سے آدمیوں کو شدید زخم آئے۔ پولیس نے موقع پر فساد کو فرو کرا دیا۔

—— پرتاب کا بیان ہے۔ کہ پروفیسر گڈوانی کو ۲۵ فروری کے دن اڑھائی سال قید کی سزا دی گئی۔ اور آپ نابھ جیل میں بھیجدیئے گئے۔ ڈاکٹر کچلو ابھی تک کار خاص کی حوالات میں بند ہیں۔

—— ڈپٹی کمشنر لاہور نے مشتہر کیا ہے۔ کہ تمام ہندو امیدوار ان لاہور میونسپل کمیٹی امیدواری سے دستبردار ہو گئے ہیں۔

—— قسطنطنیہ کی خبر ہے۔ کہ مصطفیٰ کمال پاشا ان تجاویز کا اعلان کرینگے۔ کہ جن کے متعلق اسمبلی میں بحث کی گئی تھی ان میں خاندان عثمانیہ کے تمام ممبروں کی جلاوطنی کی تجویز بھی شامل ہے۔

—— قسطنطنیہ کی خبر ہے۔ کہ اسمبلی میں ایک ممبر نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے۔ کہ عہدہ خلافت منسوخ کر دیا جائے

—— لنڈن ۲۶ فروری پارلیمنٹ نے یہ طے کر دیا ہے کہ ممبران کو اپنے حلقہ انتخاب اور ویسٹ منسٹر کے مابین مفت سفر کرنے کی اجازت دی جائے۔

—— لنڈن ۲۷ فروری پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ یکم مارچ سے طہران اور شمالی ایران کی ڈاک عام طور پر لنڈن سے براہ روس روانہ کی جائے گی۔ جنوبی ایران کی ڈاک اب بھی بمبئی کے راستہ سے بھیجی جائیگی۔

—— صوبہ گجرات کاٹھیاوار کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ بورساد کے تعلقوں کے ۱۴ دیہات کے باشندوں نے حلفیہ اقرار کئے ہیں۔ کہ وہ سرکاری عدالتوں میں اپنے مقدمات پیش نہیں کرینگے۔

—— لیجسلیٹو اسمبلی میں ۲۵-۱۹۲۴ء کے بجٹ پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا۔ کہ اس سال فوجی اخراجات کے لئے ۶۰ ½ کروڑ روپیہ درکار ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

—— دہلی ۲۵ فروری کے اجلاس مجلس قوانین ہند میں پنڈت مالویہ نے جیتوں کے واقعہ کے متعلق بحث کی اجازت طلب کی جو ضابطہ ۱۲ اور ۲۳ کی رو سے ریاست کے متعلق ہونے کی وجہ سے مسترد کی گئی۔ اس پر پنڈت مالویہ اور بعض اور سوراجی ممبر اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

—— آج کل ایک ترکی وفد اسلئے ہندوستان کا دورہ کر رہا ہے۔ کہ اناطولیہ کے ترکی مصیبت زدگان کی امداد کے لئے چندہ جمع کرے۔ اور اس کا قیام تین ماہ تک ہندوستان میں ہوگا۔ والئے رائے بہادر نے ایک ہزار اور مسٹر محی الدین جمال تاجر مدراس نے ایک لاکھ روپیہ چندہ دیا۔

—— گورنمنٹ پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے لئے جو غیر آئینی جماعت ہے جو شخص چندہ دیگا یا وصول کریگا۔ قانون فوجداری کے ماتحت مجرم قرار دیا جائے گا۔

—— مجلس عاملہ خلافت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سیٹھ چھوٹانی نے خلافت فنڈ کے روپیہ کے عوض جو کارخانے دیئے تھے وہ انجمن ہلال احمر کے حوالے کر دیئے جائیں۔ کارخانہ کی مشینری وغیرہ کو سمرنا تک لے جانے کے اخراجات مجلس مرکزیہ خلافت ہند برداشت کرے گی۔

—— مصر کی خبر مظہر ہے۔ کہ مصری حکومت کے نمائندگان نے ۱۴ فروری کو بادشاہ طوطن خامن فرعون کے مقبرہ پر قبضہ کر لیا۔ اور اس کا انتظام کیا گیا۔ ازاں بعد نئے تالے لگا دیئے گئے۔ اور مقبرہ کے دروازے بند کر دیئے گئے۔

—— لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس ۲۷ فروری میں یہ قانون پاس ہو گیا ہے۔ کہ دفعات ۳۷۲ و ۳۷۳ تعزیرات ہند کے ماتحت لڑکیوں کے سن بلوغت کو پہنچنے کی عمر بجائے ۱۶ سال کے ۱۸ سال کی قرار دی جائے۔

—— مدراس کی خبر ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد کو حکومت مغلیہ سے آزاد ہوئے دو سو برس گذر چکے ہیں۔ اس کی یادگار میں ایک جشن مارچ کے مہینہ میں منایا جائیگا۔

—— حیدر آباد سندھ کی ۲۷ فروری کی خبر ہے۔ کہ آریہ سماج کے سیکرٹری اور پرچارکوں کو خاص خاص اداکی باٹو داس کے ڈیروں کے نزدیک مجمعوں میں تقریر کرنے سے مجسٹریٹ نے بوجہ اندیشہ خلل امن ممانعت کر دی ہے۔

—— جس وقت اکالیوں کا شہیدی جتھا جیتو کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس وقت ریاست پٹیالہ نے ذیل کا حکم شائع کیا تھا۔ کہ رعایائے پٹیالہ جتھے کی شمولیت اور ہمدردی سے قطعی پرہیز کرے۔ اور کسی قسم کی ہمدردی کے لئے مظاہرہ کرنا ممنوع ہے۔ اور ایسا کرنے والا شخص سخت سزا کا مستوجب ہوگا۔

—— شرومنی کمیٹی نے اپنا نمائندہ مسٹر گاندھی کے پاس روانہ کیا ہے۔ کہ وہ مسٹر موصوف کے سامنے صحیح واقعات پیش کرے۔ اور ان کے شکوک رفع کرے۔

—— قسطنطنیہ ۲۶ فروری خلیفۃ المسلمین کے مذہبی اور سیاسی اختیارات کی علیحدگی اور قانون خاندان کے متعلق حکومت کے دستور میں جو فقرات شامل کئے گئے ہیں۔ ان پر عوام میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ حالت تشویش انگیز ہو رہی ہے۔ کل مجلس ملیہ کے اجلاس میں خلیفۃ المسلمین کے خاندان پر پر زور نکتہ چینی کی گئی۔ اس نکتہ چینی پر ایک طوفان بپا ہو گیا۔

—— قسطنطنیہ ۲۵ فروری خلیفۃ المسلمین کے وظیفہ میں بقدر ایک لاکھ پونڈ تخفیف کر دی گئی تھی۔ اس کے خلاف حکومت انگورہ سے اپیل کی گئی۔ مگر حکومت نے اُسے قبول نہ کیا۔ اخبارات کا بیان ہے۔ کہ انگورہ میں خیال ہے۔ کہ دیگر اسلامی ریاستیں بھی خلافت کے مصارف کا بار برداشت کریں۔ چنانچہ یہی جواب خلیفۃ المسلمین کی خدمت میں روانہ کیا گیا۔

—— امرت سر کی خبر ہے۔ کہ گوردوارہ بھائی پھیرو میں جتھوں کی روانگی اور وہاں گرفتاری جاری ہے۔ ۲۶ فروری تک گرفتاریوں کی تعداد ۲۲۵ تک پہنچ چکی ہے۔

—— ۲۸ فروری کو چار بجے شام امرت سر سے دوسرا شہیدی جتھا جیتو اور گوردوارہ گنگسر کو روانہ ہو گیا اس جتھے کی روانگی بڑی شان سے عمل میں آئی جتھے والوں نے اکال تخت میں بے تشدد رہنے کی قسم کھائی بعض خواتین نے بہت محبت اور جوش سے ان کو رخصت کیا۔

—— ریاست بتاتا ہے۔ کہ ریاست کپورتھلہ کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ فوجی اخراجات کے باعث ریاست کپورتھلہ کی آزمودہ وفاداری اور اعلیٰ انتظام کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ حکومت ہند نے ریاست کا کل خراج جو خزانہ عامرہ میں ادا کیا جاتا تھا۔ معاف کر دیا ہے۔

—— منگلور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہندوؤں کے نوخیز بدعت پسند فرقہ، دلت جاتیوں کے ہندوؤں کو عام مندروں میں داخل کرانا چاہا۔ مگر راسخ الاعتقاد سناتنیوں نے اس پر اعتراض کیا۔ اس پر بلوہ ہو گیا جس میں طرفین کے بہت سے آدمیوں کو شدید زخم آئے۔ پولیس نے موقع پر فساد کو فرو کرا دیا۔

—— پرتاب کا بیان ہے۔ کہ پروفیسر گڈوانی کو ۱۵ فروری کے دن اڑھائی سال قید کی سزا دی گئی۔ اور آپ ناسبھہ جیل میں بھیج دیئے گئے۔ ڈاکٹر کچلو ابھی تک کار خاص کی حوالات میں بند ہیں۔

—— ڈپٹی کمشنر لاہور نے مشتہر کیا ہے۔ کہ تمام ہندو [illegible] امیدوار [illegible] لاہور میونسپل کمیٹی امیدواری سے [illegible] ہو گئے ہیں۔

—— قسطنطنیہ کی خبر ہے۔ کہ مصطفےٰ کما[illegible] [illegible] کا اعلان کریں گے۔ کہ جن کے متعلق اسمبلی میں [illegible] ان میں خاندان عثمانیہ کے تمام ممبروں کی جلا[illegible] بھی شامل ہے۔

—— قسطنطنیہ کی خبر ہے۔ کہ اسمبلی میں ایک ممبر نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے۔ کہ عہدہ خلافت منسوخ کر دیا جائے۔

—— لنڈن ۲۶ فروری پارلیمنٹ نے یہ طے کر دیا ہے کہ ممبران کو اپنے حلقہ انتخاب اور ویسٹ منسٹر کے مابین مفت سفر کرنے کی اجازت دی جائے۔

—— لنڈن ۲۷ فروری پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ یکم مارچ سے طہران اور شمالی ایران کی ڈاک عام طور پر لنڈن سے براہ روس روانہ کی جائے گی۔ جنوبی ایران کی ڈاک اب بھی بمبئی کے راستہ سے بھیجی جائیگی۔

—— صوبہ گجرات کاٹھیاوار کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ بورساد کے تعلقوں کے ۱۴۰ دیہات کے باشندوں نے حلفیہ اقرار کئے ہیں۔ کہ وہ سرکاری عدالتوں میں اپنے مقدمات پیش نہیں کرینگے۔

—— لیجسلیٹو اسمبلی میں ۲۴-۱۹۲۳ء کے بجٹ پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا۔ کہ اس سال فوجی اخراجات کے لئے [illegible] روپیہ درکار ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)